www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

المؤسس شیخ الکاملین امام الواصلین امیر ملت حضرت مولانا
الحاج پیر سید جماعت علی شاہ صاحب علی پوری رحمۃ اللہ علیہ

1967AprilMay

ماہنامہ

انوار الصوفیہ

قصور

مدیر اعلیٰ
غلام رسول گوہر

مقام اشاعت: کوٹ عثمان خاں قصور ضلع لاہور

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

بسرپرستیٔ مولانا الحاج پیر سید نور حسین شاہ صاحب مدظلہ العالی
بنظرِ عنایتِ حضرت مولانا الحاج پیر سید محمد حسین شاہ صاحب علیہ الرحمۃ
بظلِ حمایتِ مولانا الحاج پیر سید حیدر حسین شاہ صاحب مدظلہ العالی
علی پوری

ماہنامہ
انوار الصوفیہ
قصور

جلد نمبر ۵۸ | بابت: اپریل مئی سنہ ۱۹۶۷ء
شمارہ نمبر ۸، ۹ | مطابق: ذی الحج و محرم سنہ ۱۳۸۷ھ

○

بدلِ اشتراک

سالانہ چندہ	-/۵ روپے
معاونین سے	-/۱۰ روپے
سرپرست حضرات سے	-/۲۰ روپے

دلنوٹ: بھارتی خریدار اپنا چندہ اس پتہ پر ارسال کریں:
مولانا محمد طاہر صاحب مراد آباد محلہ تیبا کو والا

اس دائرہ میں جو سرخ نشان ہے وہ آپ کے چندہ ختم ہونے کی علامت ہے، براہِ مہربانی آپ اولین فرصت میں مبلغ -/۵ روپے ارسال کریں یا اپنی رائے سے مطلع کریں، وی۔ پی نہیں کیا جائیگا (مینیجر)

غلام رسول گوہر پرنٹر پبلشر نے لاہور آرٹ پریس لاہور سے چھپوا کر دفتر ماہنامہ انوار الصوفیہ کوٹ عثمان خان قصور سے شائع کیا!

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

انوار الصوفیہ رسائل پیر سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری
نے انجمن خدام الصوفیہ کے زیر اہتمام 1905 کو شروع کروایا تھا
رسالہ انوار الصوفیہ کی 68 جلدیں مہیا کرنے پر
میں جناب محمد محمود صاحب کو مشکور ہوں
جن کی لسٹ مندرجہ بالا ہے (بختیار حسین جماعتی)

محمد محمود معزوی جماعتی
خلیفہ مجاز شیخ معزالدین طالبی جماعتی
خلیفہ مجاز سائیں محمد حنیف لال بادشاہ مری

1 1960 October
2 1961 July
3 1961 December
4 1962 Feb
5 1962 May
6 1962 October
7 1963 January
8 1963 June
9 1963 September
10 1964 Feb
11 1964 March
12 1965 January
13 1965 May
14 1965 July
15 1966 June
16 1969 Feb
17 1969 December
18 1970 December
19 1971 Feb
20 1971 November
21 1972 May
22 1972 December
23 1973 March
24 1973 March
25 1973 December
26 1975 March
27 1978 Feb
28 1980 July
29 1981 July
30 1982 Feb
31 1982 July
32 1984 April
33 1959 Agust Rizwan
34 1965 March Hanfi
35 1967 April May
36 1968 October November
37 1969 agust
38 1969 March April
39 1970 May June
40 1971 Agust
41 1971 Janu Feb
42 1973 Agust
43 1973 Aril
44 1974 Agust September
45 1975 December
46 1976 March April
47 1979 June july
48 1980 Dec 1981 Janu
49 1980 October NOvember
50 1981 Jantaree
51 1982 1983 Dec Jan
52 1982 March April
53 1982 May June
54 1983 Feb March
55 1983 May June
56 1983 Nov Decemb
57 1984 Jan Feb
58 1984 October Jantare
59 Aaena Khalq e Muhamadi
60 Majmua Hazar Masla

http://ameeremillat.com.pk www.flickr.com/photos/91889703@N07
http://ameer-e-millat.com www.facebook.com/groups/alipurmureeds./
http://www.ameeremillat.com http://vimeo.com/user13885879/videos
http://www.haqwalisarkar.com www.jamaatali.blogspot.com
http://wwwnfiecomblogspotcom.blogspot.com/2009/06/
www.marfat.com www.maktabah.org

علی پور شریف کی ویڈیو YouTube پر دیکھنے کیلئے اس لنک پر کلک کریں
YouTube /bakhtiar2k/videos
علی پور شریف کی کتابیں انٹرنیٹ Scribd پر آن لائن پڑھنے کیلئے اس لنک پر کلک کریں
www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k/uploads
بختیار حسین جماعتی

علی پور شریف کی تصاویر انٹرنیٹ flickr پر دیکھنے کیلئے اس لنک پر کلک کریں
www.flickr.com/photos/34727076@N08/
علی پور شریف کی کتابیں موبائل پر حاصل کرنے کیلئے اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں
0323-5551982 بختیار حسین جماعتی

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

فہرست

نظم	لیلیٰ صاحبہ مالیر کوٹلہ
خوفِ الٰہی	—
نامۂ منظوم	قمر یزدانی
منقبت	درد کاکوروی
تعلیماتِ مجدد الف ثانی	—
شہیدِ کربلا (نظم)	مظہر الدین
چشمۂ کوثر (")	پیرزادہ شاہ انصار الٰہ آبادی
دعا (")	محترمہ ریحانہ صاحبہ مراد آباد
فتویٰ رویتِ ہلال	—
حضرت امامِ حسین	—
حضرت امام حسن و حسین	مدیرِ مسئول
محرم الحرام	مولانا عبد العزیز مرحوم مزنگ لاہور
پیر سید جماعت علیشاہ	حضرت بخشی مصطفیٰ علی شاہ مہاجر مدینہ
اللہ والوں کا حج	—
الملفوظات	—
مکتوبِ لیبر	—
تلبتِ امام حسین	مولانا نعیم الدین صاحب مراد آباد

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

تضمین برنعت انجم وزیر آبادی

محترمہ لیلیٰ احمد، مالیر کوٹلہ
(بھارت)

یہ حالت دکھانے کو جی چاہتا ہے — غمِ دل سنانے کو جی چاہتا ہے
یہ سجدے لٹانے کو جی چاہتا ہے — ترے در پہ آنے کو جی چاہتا ہے
نصیب آزمانے کو جی چاہتا ہے

نبی اور خیر البشر کے برابر ؟ — کہاں ہے شہِ بحر و بر کے برابر
بھلا خلد ہو تیرے گھر کے برابر! — کوئی در نہیں تیرے در کے برابر
یہیں سر جھکانے کو جی چاہتا ہے

وہ پُرکیف لمحے ملیں زندگی میں! — تمنا بس اتنی سی ہے اپنے جی میں
کٹے زندگانی تری بندگی میں! — بسر رات دن ہو تری حاضری میں
یہیں سر جھکانے کو جی چاہتا ہے

کسی دن عقیدت کی ڈالی سجا کر — تری بزم پُر نور میں بار پا کر!
حریم مقدس کا پردہ اٹھا کر! — تری نعت شاہا ترے در پہ آ کر!
سنا دوں سنانے کو جی چاہتا ہے

بنی ہے ہزاروں غریبوں کی بگڑی — بنی ہے مصیبت کے ماروں کی بگڑی!
بنا دی ہے گم کردہ راہوں کی بگڑی — بنا دو بنائی ہے لاکھوں کی بگڑی
کہ بگڑی بنانے کو جی چاہتا ہے

یہ جود و عنایات اللہ اکبر! — سخاوت کا ہے موجزن اک سمندر!
کرم ہے ترا عام شاہ و گدا پر! — عطا ہو شہِ دو جہاں جام کوثر
کہ پینے پلانے کو جی چاہتا ہے

یہ لیلیٰ ہے گو دل کے جذبات میں گم — بپا ہے امیدوں کے اندر تلاطم
نہیں ناتوانی سے تابِ تکلم — عقیدت کے آنسو ہیں آنکھوں میں انجم
یہ موتی لٹانے کو جی چاہتا ہے

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

خوفِ الٰہی

ایک لڑکے کا خوف

ایک بزرگ نے ایک لڑکے کو دیکھا جو رو رہا تھا اس بزرگ نے پوچھا بیٹا تم کیوں روتے ہو؟ تو وہ کہنے لگا کہ آج میں قرآنِ پاک کی ایک آیت کا سبق پڑھ کر آیا ہوں انہوں نے پوچھا کہ وہ کون سی آیت ہے جسے پڑھ کر تم رونے لگے، تو وہ بولا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے:

فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۔ "اس آگ سے ڈرو جس کا ایندھن نافرمان بندے اور پتھر ہیں"

کہنے لگا خدا تعالیٰ نے اس آیت میں یہ بتایا ہے کہ جہنم کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں تو میں اس لئے رو رہا ہوں کہ میری ماں جب چولہے میں جلانے کیلئے بڑی بڑی لکڑیاں رکھتی ہے اور انہیں آگ لگاتی ہے تو اگر ان بڑی لکڑیوں کو آگ نہ لگے تو وہ نیچے چھوٹی چھوٹی لکڑیاں رکھ دیتی ہے تاکہ انہیں آگ لگ کر بڑی لکڑیوں کو آگ لگ جائے، میں ڈر رہا ہوں کہ اگر جہنم میں بڑے بڑے نافرمان بندے ڈالے گئے اور انہیں آگ نہ لگی تو خدا کہیں مجھ سے چھوٹوں کو بھی اندر نہ ڈال دے۔

سبحان اللہ! ایک چھوٹے سے بچے کے دل میں خوفِ خدا پیدا ہو گیا اور وہ رونے لگا مگر آہ! آج ہم بڑی بڑی عمر کے ہو گئے، مگر خدا کے خوف سے کہیں ایک آنسو تک نہ بہا۔

حضرت شبلی

حضرت شبلی کا بھی ایک واقعہ سنئے۔ آپ نے ایک مرتبہ چولہے میں ایک لکڑی کو جلتے دیکھا جو ایکطرف سے جل رہی تھی اور اس کی دوسری جانب سے پانی نکل رہا تھا، آپ یہ منظر دیکھ کر رو دیئے اور فرمایا:

"لوگو! اگر تم بھی آتشِ شوق میں جلتے ہو اور اس دعوٰی میں سچے ہو تو تمہاری آنکھوں سے آنسو کیوں نہیں بہتے!"

حضرات! اللہ کے خوف سے رونا گناہوں کو دھو دیتا ہے، مولانا رومی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

ہر کجا آبِ رواں غنچہ بود
ہر کجا اشکِ رواں رحمت شود

"جہاں پانی بہتا ہو وہاں پھول اور غنچے اگتے ہیں اور جہاں آنسو بہتے ہیں وہاں رحمت کے پھول اگتے ہیں"

پھر ارشاد فرماتے ہیں:

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

تا نہ گرید طفل کے جوشد لبن
تا نہ گرید ابر کے خندد چمن

"بچہ روتا ہے تو ماں کا دودھ جوش مارنے لگتا ہے ، آسماں روتا ہے تو زمین پر باغات کھلتے ہیں ۔"

ہاں بھائیو! اپنے دلوں میں خوف خدا پیدا کرو اور یقین رکھو کہ ایک دن مرنا ہے اور اللہ کے حضور پیش ہونا ہے ، خدا تعالیٰ فرماتا ہے :

اَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَ نَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى " جو شخص اللہ کے حضور کھڑا ہونے سے ڈرا اور جس نے اپنے نفس کو خواہشات سے باز رکھا اس کا مقام جنت ہے ۔"

کھجلی

بھائیو! خواہشاتِ نفسانیہ کی تکمیل کیلئے خدا کو بھول جانا بہت بڑی نادانی ہے ۔ کھجلی کا مریض جب کھجلاتا ہے تو اسے وقتی طور پر بہت مزا آتا ہے مگر اس کا انجام بہت برا ہے ، اسی طرح خواہشات کی تکمیل میں وقتی طور پر تو حظِ نفسانی حاصل ہو جاتا ہے مگر اس کا انجام بڑا ہولناک ہے ۔

مصائب و آلام

آج کل مصائب و آلام کی کثرت ہے جسے دیکھئے کسی نہ کسی مصیبت کا رونا روتا نظر آتا ہے باوجود ترقی و دنیوی اسباب کی فراوانی کے دنیا گویا مصائب و آلام کے بحر عمیق میں غرق ہے اور جسے دیکھئے پریشان نظر آتا ہے ، بھائیو! اس کی وجہ یہی خدا تعالیٰ سے بے نیازی اور بے خوفی اور خواہشات میں انہماک ہے ، اللہ تعالیٰ کے بندوں کو دیکھئے ان کے دلوں میں خدا کا خوف ہوتا ہے تو اس کا نتیجہ یہ بیان ہوا کہ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ، خدا سے ڈرنے کا نتیجہ یہ ہے کہ خدائی بھر میں ان کی عظمت و ہیبت پیدا ہو جاتی ہے اور خدا سے بے خوفی کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ ایک خدا سے نہ ڈر کر ذرہ ذرہ سے ڈرنے لگتا ہے حتیٰ کہ بیوی اور چوہے سے بھی ڈرنے لگتا ہے ۔

بھائیو! آج کل دنیا بھر میں اختلاج قلب کا مرض عام ہے ، ہارٹ فیل ہو جانے کی اکثر شکایت ہے ، آخر ایسا کیوں ہے ! اسی لئے کہ اس دل میں خدا کا خوف نہیں رہا اور اس کے نکل جانے سے دنیا بھر کے خوف اس میں سما گئے ، یہ بیچارا فیل نہ ہو تو اور کیا کرے ! کیا کسی ولی اللہ کا دل بھی فیل ہوا ، اللہ والوں کے تو پاس بھی بیٹھ جانے والے کا دل جاری ہو جاتا ہے ۔ بھائیو! اپنے دل میں خدا کا خوف پیدا کرو تا کہ اطمینان اور چین کی زندگی بسر کر سکو!

بڑا حوض

یہاں ایک اور حقیقت بھی سن لیجئے جس کا بیان مولانا رومی نے فرمایا ہے :

شہ چوں حوضے دان حشم چوں لولہا
آب از لولہ رود در کو لہا

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

(یعنی بادشاہ کو ایک بڑے حوض کی مانند سمجھئے اور
اس کے لشکر کو اس حوض کی ٹونٹیاں "

چوں کہ تب جملہ از حوض است پاک
ہر یکے آبے دہد خوش ذوقناک

" اور اگر اس حوض کا پانی پلید ہے تو جس ٹونٹی کو کھولئے پلید ہی نکلے گا " کیوں؟:۔

زانکہ پیوست است ہر لولہ بحوض
خوض کن در معنئ ایں حرف خوض

" اس لئے کہ ہر ٹونٹی اس حوض سے پیوست ہے "

مولانا نے اس مثال میں یہ بات سمجھائی ہے کہ انسان کا دل ایک بڑا حوض ہے اور دیگر سب اعضاء اس کی ٹونٹیاں ہیں، دل میں اگر خدا کا خوف ہے تو ہر عضو میں خدا کا خوف نظر آئے گا، دل خدا سے ڈرتا ہوگا تو آنکھ کی مجال نہیں کہ کسی غیر محرم کیطرف اٹھے، کان کی مجال نہیں کہ کسی ناجائز آواز کیطرف لگے، ہاتھ کی جرأت نہیں کہ کسی غیر شرعی چیز کیطرف بڑھے اور پاؤں کی ہمت نہیں کہ کسی بری جگہ کیطرف چلے،

اور اگر دل میں خدا کا خوف نہیں تو سارے اعضاء بھی بے خوف ہوں گے، آنکھیں سینما و تھیٹر اور دیگر لہو و لعب دیکھنے کو کھل جائیں گی، کان گانوں کی طرف متوجہ ہوجائیں گے، ہاتھ ظلم کیلئے اٹھنے لگیں گے اور پاؤں مسجدوں کی بجائے کلبوں اور تھیٹروں میں لگنے لگیں گے دل میں خدا کا خوف ہے تو آنکھیں يَغُضُّوا مِنْ اَبْصَارِهِمْ کے مطابق نیچی رہنے لگیں گی اور دل میں خدا کا خوف نہیں تو بات یہ ہوگی کہ:۔

چشم را گفتم نظر از خوبرویاں دور دار
چشم گفتا کار ما ایں است تو معذور دار

شاعر کہتا ہے کہ میں نے آنکھ سے کہا کہ خوبصورتوں غیر محرموں کیطرف مت دیکھو، تو آنکھ نے جواب دیا کہ میرا تو کام یہی ہے مجھے اس بات سے مت روکو"

دل میں اگر خدا کا خوف ہوگا تو زبان پر قرآنی آیات جاری ہوں گی ورنہ فلمی نغمات جاری ہوں گے، دل میں اگر خدا کا خوف ہوگا تو ہاتھ غریبوں کی مدد کیلئے اٹھیں گے ورنہ یتیموں کی جیب میں ہوں گے، دل میں اگر خدا کا خوف ہوگا تو پاؤں اللہ کی عبادت میں کھڑے ہوں گے ورنہ ناچتے نظر آئیں گے۔

دل اور اہل دل!

اس لئے سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ انسان کے بدن میں دل ایک ایسا ٹکڑا ہے جب وہ ٹھیک ہوجائے تو سارا بدن ٹھیک ہوجاتا ہے اور جب وہ بگڑ جائے تو سارا بدن بگڑ جاتا ہے" یہی وجہ ہے کہ اہل دل حضرات دل کی اصلاح کے درپے ہوتے ہیں اور دلی امراض کا علاج کرتے ہیں، یہ تکبر اور غرور، انانیت اور غیبت و معصیت وغیرہ دلی امراض ہیں۔ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ کے مطابق جو لوگ دل کے مریض ہیں انہیں اس مرض کی فکر کرنا چاہئے، کسی اہل دل سے رجوع کر کے دل کا علاج کرانا چاہئے، اس لئے خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ

"یعنی اے انسان تو اس شخص کی پیروی کر جس نے اپنا دل

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

میری طرف پھیر رکھا ہے ۔ اور حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :

اِصْحَبْ اَرْبَابَ الْقُلُوْبِ
حَتّٰی تَصِیْرَ لَكَ قَلْبٌ لَابُدَّ
لَكَ مِنْ شَیْخٍ حَكِیْمٍ عَامِلٍ
بِحُكْمِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ یُهَذِّبُكَ
وَیُعَلِّمُكَ وَیَنْصَحُكَ ،

(الفتح الربانی ص ۱۵ المجلس ۳۲)

" اہلِ دل کی صحبت اختیار کر تاکہ تو بھی صاحبِ دل ہو جائے ۔ تیرے لئے ایسے شیخ کی ضرورت ہے جو سمجھدار او حکمِ خداوندی کی تعمیل کرنے والا ہو تاکہ وہ تجھے مہذب بنائے ، علم پڑھائے اور نصیحت کرے "۔

بھائیو ! کسی شیخ کامل کی بدولت دل جب صاف اور ستھرا اور واقعی دل بن جاتا ہے تو پھر ایسا دل یہ شان رکھتا ہے کہ :-

ضمیرے کہ او روشن است از غبار
شود نقشِ غیبی درو آشکار

اولیاء کرام

حضرات اولیاء کرام بہت بڑی شانوں کے مالک ہیں ، ان لوگوں نے اپنے دلوں کو صاف ستھرا اور مصفا کر کے اپنے یہ دل انوار و تجلیاتِ حق کے مہبط و مظہر بنا لئے ہیں ۔ حضرت مولانا رومی فرماتے ہیں :

نورِ حق ظاہر بود اندر ولی !
نیک بیں باشی اگر اہلِ دلی

" یعنی ولی کے اندر نورِ حق کا جلوہ ہوتا ہے ، اگر تم اہلِ دل ہو تو ان پاک لوگوں کو اچھا سمجھو ، یوں نہ کہو کہ جیسے وہ ویسے ہم ، وہ بھی بشر ، ہم بھی بشر "۔

بھائیو ! بشریت ہی پر اٹک نہ جایا کرو ، خدا توفیق دے تو ان پاک لوگوں کے قلوب کی شانیں دیکھو اور خدا تعالیٰ کے نور کا وہ جلوہ بھی تو دیکھو جو ان کے دلوں سے نظر آتا ہے اور اسی جلوہ کی بدولت ان پاک لوگوں کے چہرے بھی اس قدر نورانی اور بابرکت ہوتے ہیں کہ اہلِ دل کی نظریں یہی چاہتی ہیں کہ انہیں دیکھتی رہیں ، اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے متعلق فرمایا کہ :

اِذَا رُؤُا ذُكِرَ اللّٰهُ

" جب انہیں دیکھا جائے تو اللہ یاد آجاتا ہے "۔

سبحان اللہ ! کیا حقیقت افروز ارشاد ہے کہ ان اللہ والوں کو دیکھتے ہی اللہ یاد آجاتا ہے ۔ بے شک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! اللہ کے مقبول بندوں کی زیارت کرتے ہی اللہ کی یاد آجاتی ہے ۔

میرے بھائیو ! ہمیں اس امر پہ ناز ہے اور یہ حقیقت ہے کہ ایسے لوگ اہلِ سنت میں بکثرت پائے جاتے ہیں کہ ان کی زیارت ہی سے ایمان تازہ ہو جاتا ہے اور اللہ کی یاد تازہ ہو جاتی ہے ، ولی ہو تو ایسا ہو کہ اس کا چہرۂ انور اللہ کی یاد دلائے نہ کہ ایسا کہ اسے دیکھتے ہی گاندھی اور نہرو کی تصویر سامنے آجائے اور اسی طرح میرے بھائیو ! ہماری شکل و صورت بھی مسلمانوں کی سی ہونی چاہئے جسے دیکھتے ہی یہ پتہ چل جائے کہ یہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا غلام ہے نہ ایسی کہ پتہ نہ چلے کہ یہ محمد دین ہے یا

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

لالہ گھسیٹا رام ، پاکستانی ہے یا میڈ ان انگلینڈ !

یہاں بعض لوگ یہ کہہ دیں گے کہ صاحب ! شکل و صورت کا کیا ہے ، اندر سے صاف ہونا چاہیئے ، میرے بھائیو ! اندر سے بھی اور باہر سے بھی صاف ہونا چاہیئے ، یہ کیا کہ اندر سے کچھ اور باہر سے کچھ اور ، آپ جب زمین میں بیج بوتے ہیں تو وہ بیج پھوٹتا ہے تو اس کی ٹہنیاں اور پتے قائم ہوتے ہیں ، اس وقت اگر کوئی اس کی ٹہنیاں اور پتے کاٹنا شروع کر دے اور اسے منع کرے تو یوں جواب دے کہ باہر کو چھوڑو اندر تو بیج ہے ہی نا ! تو سب یہی کہینگے کہ صاحب ! اندر بھی بیج ہونا ضروری ہے اور باہر بھی ، اس کی ٹہنیاں ، پتے ہونے ضروری ہیں ، اگر بیج ہی نہیں بویا تو پھل ملنا مشکل ہے ، اگر بیج بویا اور اس کے پتے اور ٹہنیاں سلامت نہ رہیں تو بھی پھل نہیں ملے گا ،

اسی طرح میرے عزیز ! ایمان ایک بیج ہے اور اسلامی شکل و صورت اور دیگر نیک اعمال اس بیج کی ٹہنیاں و پتے ہیں ، ایمان تو ہے مگر اسے اب بڑھنے پھولنے بھی تو دیجئے ، یہ کیا کہ اس کی شاخیں پتے ہر روز بلاناغہ آپ پیسے دے کر کٹوا ڈالتے ہیں اور اسی طرح اس بیج کے بڑھنے پھولنے کے لئے جو کوشش اور سعی درکار ہے آپ اس کی بھی پرواہ نہیں کرتے یعنی نماز ، روزہ وغیرہ ارکان اسلامی کیطرف توجہ نہیں دیتے تو بتائیے کہ اگر اس بیج کا ثمرہ حاصل نہ ہو تو قصور کس کا ہے ؟

ہاں تو میں یہ کہہ رہا تھا کہ دل ایک بڑا حوض ہے اور دیگر اعضاء اس کی ٹونٹیاں ، اور مولانا رومی نے اس مثال سے دوسری بات یہ سمجھائی کہ قوم میں جنہیں اللہ تعالیٰ نے بڑائی دی ہے وہ اگر خوفِ خدا رکھیں تو چھوٹے آدمیوں کے دلوں میں خدا کا خوف پیدا ہو جائے گا ، وہ اگر مسجدوں میں آئیں گے تو جوان کے ماتحت ہیں ان کو بھی مسجدوں میں آنا پڑیگا ، اور اگر وہ ہی کلبوں اور تھیٹروں کی سرپرستی کرنے لگیں گے تو پھر چھوٹوں سے بھی یہی کچھ صادر ہونے لگے گا ، اس لئے کہ بڑے حوض میں جو کچھ ہوگا جس ٹونٹی کو بھی کھولئے اس سے وہی کچھ نکلے گا ۔

بھائیو ! آج ساری دنیا کی طرف نظر دوڑائیے کہ دل کس طرح خدا کے خوف سے خالی ہو چکے ہیں ، یہ سب نئی تہذیب کی برکتیں ہیں اور یورپین نظامِ زندگی کی ! آج دنیا بھی جن مصائب و آلام میں گھر چکی ہے اس کی اصل وجہ یہی ہے کہ لوگ خدا کو بھول چکے ہیں اور دل خدا کے خوف سے خالی ہو چکے ہیں ۔

ایک عورت کا خوف

پرانے زمانے میں اللہ تعالیٰ کی ایک مقبول بندی تھی ، ایک بدمعاش اس کے گھر میں گھس آیا اور وہ اپنے ناپاک ارادہ کی تکمیل کے لئے مجبور کرنے لگا ، اس عورت نے اسے لاکھ سمجھایا ، خدا سے ڈرایا مگر وہ باز نہ آیا اور اس سے کہا کہ سب دروازے بند کر آؤ ،

وہ اللہ کی بندی اٹھی اور ڈیوڑھی میں جا کر تھوڑی دیر رک کر وہیں سے بولی ؎

لگی کہنے کہ ہر دروازہ میں نے بند کر ڈالا
مگر ہوتا نہیں ہے بند مجھ سے در خدا والا

یعنی سب دروازے تو بند کر لئے مگر مجھے بتا کہ خدا کے دروازے کو کیوں کر بند کروں ! وہ تو بہر حال مجھے دیکھے گا ۔

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

سبحان اللہ! دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے۔

اس شخص کے دل پر یہ بات اثر کر گئی اور اس کے دل میں خدا کا خوف پیدا ہو گیا اور وہ وہیں معافی مانگنے لگا اور روہاں سے نکل گیا۔

ایک اور حکایت

ایک بادشاہ نے اپنے پلنگ پر اپنی ایک ملازمہ کو لیٹے ہوئے دیکھ لیا جو کام کرنے کے بعد تھک ہار کر تھوڑی دیر کے لئے اس پر لیٹی تھی اور اس کی آنکھ لگ گئی، بادشاہ نے اپنے پلنگ پر اسے لیٹے ہوئے دیکھ کر بہت غصہ کیا اور اسے درے مارنے لگا، وہ عورت درے کھاتے ہوتے ہنسنے لگی، بادشاہ نے کہا:

یہ درے کھا کے تم کیوں ہنس رہی ہو مجھ کو بتلاؤ
لگی کہنے میں کیوں ہنستی ہوں بتلاتی ہوں لو آؤ!

کہنے لگی سنو میں کیوں ہنس رہی تھی، مسلمانو! ذرا اس کا پر لطف جواب غور سے سننا،

میں اس بستر پہ کیا لیٹی کہ میری جاں پہ بن آئی
سزا تھوڑے ہی سے سونے کی میں نے اس قدر پائی
بروز حشر جسدم حاضری پیش خدا ہوگی
جو اس پر عمر بھر سویا اسے کتنی سزا ہوگی

اللہ اکبر! اس جواب سے بادشاہ کا دل خوف خدا سے کانپ اٹھا اور رونے لگا۔

بھائیو! اللہ سے ڈرو اور خوب جان لو کہ ایک روز اسی کے حضور حاضر ہو کر اسے ہر بات کا جواب دینا پڑیگا اسی لئے اللہ فرماتا ہے کہ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا کہ ڈرنے کا حق ہے۔

مسلمان!

اور پھر ارشاد فرمایا لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ۔ "اور تم مرو تو مسلمان ہو کر مرو!" یعنی جیو بھی تو مسلمان اور مرو بھی تو مسلمان! سوتے ہیں، جاگتے ہیں، گھر میں، بازار میں، دکان میں اور مسجد میں چاہے کہیں بھی ہو ہر حال میں مسلمان ہی رہو، اور تمہارا جو کام بھی ہو مسلمانوں والا ہو، یوں نہ ہو کہ نام کے مسلمان اور کام کے غیر مسلم۔

بھائیو! یہ لہو ولعب، رشوت وخیانت، دھوکہ بازیاں، ذخیرہ اندوزیاں، مکر وفریب، لڑائی فساد، جنگ وجدال، قتل اور خونریزیاں یہ کام مسلمانوں کے کب ہیں! افسوس کہ جو کام ہمارے ہیں کچھ اسی قسم کے ہیں برائے نام ہم مسلمان بھی ہیں، پہلے مسلمان واقعی مسلمان تھے اور ان کے کام بھی واقعی مسلمانوں کے سے تھے اور جیسے مسلمان ہیں ویسے ہی کام ہیں۔

لطیفہ

فرعون کے زمانے میں ایک سال بارش نہ ہوئی اور قحط پڑ گیا، لوگوں نے فرعون سے شکایت کی کہ ہم لوگ قحط میں ہلاک ہو رہے ہیں، تم کیسے خدا ہو، بارش کیوں نہیں برساتے؟

فرعون نے شیطان سے کہا کہ اب تم بتاؤ کہ میں کیا کروں! شیطان نے اسے تسلی دی اور کہا کہ گھبراؤ نہیں بارش ہو جائیگی، چنانچہ شیطان نے سب شیطانوں کو جمع کیا اور کہا کہ سب اوپر جا کر پیشاب کر دو چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا مگر یہ بارش اس قسم کی ہوئی کہ بدبو کے مارے دماغ پھٹنے لگے اور کھیتیاں جو تھوڑی بہت تھیں وہ بھی سڑ گئیں۔

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

فرعون نے شیطان سے پوچھا کہ یہ کیسی بارش تھی؟ شیطان نے جواب دیا کہ جس قسم کا خدا ہے اسی قسم کی بارش تھی۔

تو بھائیو! جس قسم کے ہمارے کام ہیں اسی قسم کے ہم مسلمان بھی ہیں، میرے بھائیو! سچے مسلمان بنو اور ہر حال میں مسلمان رہو، جیو بھی تو مسلمان اور مرو بھی تو اس حالت میں کہ مسلمان ہی ہو، درود شریف پڑھتے مرو، جہاد کرتے مرو، اللہ! اللہ! کرتے مرو تاکہ قبر میں جاگو تو زبان پر اللہ! اللہ! ہی ہو! یوں نہ ہو کہ گھوڑے دوڑ میں جاکر مرجاؤ، جوا خانہ میں بازی لگاتے ہوئے مرجاؤ، سینما دیکھتے ہوئے اور رشوت لیتے ہوئے ہارٹ فیل ہو جائے، فلمی گیت گاتے ہوئے اور "آجا مورے بالم!" فرماتے ہوئے دم نکل جائے، درود شریف پڑھتے ہوئے مرو تاکہ قبر میں جاگو تو اسی نام پاک کا ورد ہو، شاعر نے کیا خوب لکھا ہے:

میں سوجاؤں یا مصطفٰے کہتے کہتے

"یعنی جب ابدی نیند سوجاؤں یعنی مرجاؤں تو میری زبان پر نعرۂ رسالت ہو تا کہ:

کھلے آنکھ صلِّ علیٰ کہتے کہتے

قبر میں سے اٹھوں تو درود شریف ہی پڑھتے ہوئے اٹھوں،

سبحان اللہ! کیا نیک تمنا ہے، اور اگر سینما دیکھتے مرگئے تو ظاہر ہے کہ اچھا نہیں ہو سکتا۔

لطیفہ

ایک بزاز اپنے گھر سو رہا تھا، آدھی رات کے وقت، اس کی دھرم پتنی نے ایک "چرر" کی آواز سنی اور وہ ایک دم اٹھ بیٹھی، اس نے دیکھا کہ اس کے شوہر لالہ مہاراج جی نے اپنی ہی دھوتی کو اتار کر درمیان سے پھاڑ ڈالا ہے اور ایک ٹکڑا اس کے ہاتھ میں اور دوسرا اس ہاتھ میں پکڑے ہوئے ہے،

دھرم پتنی نے پوچھا "مہاراج! یہ کیا قصہ ہے!" تو بولے کیا بتاؤں! خواب میں دکان پہ ایک گاہک آگیا جس نے دھوتی طلب کی، میں نے دھوتی پھاڑی تو ساتھ ہی آنکھ بھی کھل گئی اور دیکھا کہ اپنی ہی دھوتی پھاڑ چکا ہوں۔

سمجھے کچھ آپ! وہ بزاز چونکہ دن بھر یہی کام کرتا تھا اس لئے جیسا کہ اس کا ماحول تھا وہی کچھ اسے خواب میں بھی نظر آیا، اسی طرح دنیا میں جیسا بھی ماحول ہوگا اس کے مطابق ہی کل کو اس کا حشر ہوگا،

مسلمان ہو کر مرو گے تو قبر میں بھی مسلمان ہی اٹھو گے اور اسلام تمہاری مدد کریگا اور اگر یہاں غیر اسلامی حرکات کے مرتکب رہے اور اسی حالت میں مرگئے تو وہاں بھی پھر سلوک غیروں کا سا ہی ہوگا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ۔

"مرو تو مسلمان ہو کر مرو!"

خدا تعالیٰ ہمیں مسلمان رہنے دے اور مسلمان ہی مرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(آمین ثم آمین)

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

نامۂ منظوم

محبوب الاعز علامہ گوہر مد ظلہ کے نام

— قمر یزدانی —

چار سو دھر میں اک حشر بپا ہے اے دوست!
ہر ادا زندگی کی ہوش ربا ہے اے دوست!
شاعری میرے لئے وجہِ سکونِ دل ہے
مرغکِ شوق مرا نغمہ سرا ہے اے دوست
باندھ کے عہدِ وفا ترکِ تعلق کا خیال!
یہ بھی اک عشق و محبت کی ادا ہے اے دوست
دل میں رہ رہ کے ابھرتا ہے مرا جذبۂ عشق،
جلوۂ حسن نگاہوں میں بسا ہے اے دوست
ہُوک اٹھتی ہے سرِ بزم ترے ذکر کے ساتھ
اب تری یاد بھی مائل بہ جفا ہے اے دوست
گدگداتا ہے مجھے شوقِ وصالِ جاناں،
یادِ محبوب مجھے صبح و مسا ہے اے دوست
تو سمجھتا ہے جسے نالۂ دردِ ہجراں،
وہ مرے دل کی طرب خیز صدا ہے اے دوست
ایک مدت سے کیا یاد نہ بھولے سے کبھی
کیا یہی میری محبت کا صلہ ہے اے دوست!
یہ قمر سوختہ جاں تیری محبت کا امیں،
تیرے ہی عشق کا مجنونِ عطا ہے اے دوست

منقبت

درد کاکوروی مقیم کراچی

امامِ دیں، غریب الوطن سلام علیک
شہیدِ قوم حسین و حسن سلام علیک
اسیرِ پنجۂ رنج و محن سلام علیک
مقیمِ منزلِ بیت الحزن سلام علیک
حسین سبطِ رسولِ زمن سلام علیک
شہید مشہدِ دینِ حسن سلام علیک
بجائے پانی کے پیتے تھے آپ خون کے گھونٹ
یہ صبر و ضبطِ امامِ زمن سلام علیک
نہیں حضور کے تن پر قمیص خون آلود
یہ ہے شہیدِ وفا کا کفن سلام علیک
جسے کہ خون سے سینچا تھا اے علی تم نے
اجڑ گیا وہ تمہارا چمن سلام علیک
نیازِ عشق لئے عرض کر رہا ہے درد
قبول کیجئے اے پنجتن سلام علیک

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

تعلیماتِ امامِ ربانی

حضرتِ مجدّد الفِ ثانی سرہندی علیہ الرحمۃ

تصورِ شیخ

اگر در وقتِ ذکر گفتن صورتِ پیر بے تکلف ظاہر شود آں را نیز بہ قلب باید برد و در قلب نگاہ داشتہ ذکر باید گفت، میدانی کہ پیر کیست پیر آنکس است کہ از و طریقِ وصول بجنابِ قدسِ خداوندی جل شانہ استفادہ نمائی و مدد ہا و اعانت ہا دریں طریق یابی تجرد کلاہ و دامنی و شجرہ کہ عرف شدہ است از حقیقتِ پیری و مریدی خارج است و داخلِ رسوم و عادات مگر آنکہ جامۂ تبرک از شیخِ کامل و مکمل بدست آری و باعتقاد و اخلاص باد زندگانی نمائی احتمالِ ثمرات دریں صورت نیز قوی است

(دفتر اول حصہ سوم مکتوب ۱۹۰)

"اگر ذکر کہنے کے وقت پیر کی صورت بے تکلف ظاہر ہو تو اس کو بھی قلب کیطرف لیجانا چاہیے اور قلب میں نگاہ رکھ کر ذکر کہنا چاہیئے، تو جانتا ہے کہ پیر کون ہے! پیر وہ شخص ہے جس سے تو خدائے پاک کی جنابِ پاک کیطرف پہنچنے کا راستہ سیکھے اور اس راستہ میں تو اس سے مدد و اعانت حاصل کرے، صرف کلاہ اور دامنی اور شجرہ جو معروف ہو گیا ہے پیری و مریدی کی حقیقت سے خارج ہے اور رسم و عادت میں داخل ہے، ہاں اگر شیخِ کامل سے کوئی کپڑا بطورِ تبرک ہاتھ لگے تو اسے اعتقاد اور اخلاص سے پہن کر زندگی بسر کرنی چاہیئے اس صورت میں بیشمار فائدہ حاصل ہونے کا امکان ہے"

نماز

ادائے نوافل قربِ ظلی از ظلال مے بخشد و ادائے فرائض قربِ اصل کہ شائبۂ ظلیت ندارد مگر نوافل کہ برائے تکمیلِ فرائض ادا کردہ شود آں نیز ممد و معاون قربِ اصل است و از ملحقاتِ فرض پس ناچار ادائے فرض ہمہ ہر چند قربِ اصل می بخشد اما افضل و اکمل اینہا صلوٰۃ است الصَّلوٰۃُ معراج المؤمن شنیدہ باشی اقرب ما یکون العبد من الرب فی الصلوٰۃ و وقتِ خاص کہ حضرت پیغمبر را بودہ علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ والسلام کہ تعبیر از اں بہ لی مع اللہ وقت فرمودہ نیز در نماز بود نماز است کہ نماز مکفرِ سیئات است و نماز است کہ منہی از فحشاء و منکر میفرمایند و نماز

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

است کہ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام راحت خود
را دراں مے جوید آنجا میفرماید أَرِحْنِي يَا بِلَالُ
و نماز است کہ ستون دین آمدہ است و نماز است
کہ فارق اسلام و کفر گشتہ

(دفتر اول حصہ چہارم مکتوب ۲۶۰)

"نیز نوافل کا ادا کرنا ظلی قرب بخشتا ہے اور فرائض کا ادا کرنا قرب اصلی جس میں ظلیت کی آمیزش نہیں ہے ہاں وہ نوافل جو فرائض کی تکمیل کیلئے ادا کئے جائیں وہ بھی قرب اصلی کے مدد و معاون اور فرائض کے ملحقات میں سے ہیں پس ناچار فرائض کا ادا کرنا عالم خلق کے مناسب ہے جو اصل کی طرف متوجہ اور نوافل کا ادا کرنا عالم امر کے مناسب ہے، جس کا منہ ظل کی طرف ہے۔ فرائض اگرچہ سب کے سب قرب اصلی بخشتے ہیں لیکن ان میں سے افضل و اکمل نماز ہے (نماز مومن کی معراج ہے) اور بندے کو زیادہ قرب نماز میں ہوتا ہے۔ تو نے سنا ہوگا وہ وقت خاص جو حضرت پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حاصل تھا جس کی تعبیر "لی مع اللّٰہ وقت" سے کی ہے فقیر کے نزدیک نماز ہی میں ہوا ہے، نماز ہی گناہوں کا کفارہ ہے اور نماز ہی فحشاء اور منکر سے روکتی ہے، وہ نماز ہی ہے جس میں پیغمبر علیہ الصلوٰۃ اپنی راحت ڈھونڈتے تھے جیسے کہ آپ فرمایا کرتے تھے اے بلال! مجھے آرام دے اور نماز ہی دین کا ستون ہے اور نماز ہی کفر و اسلام کے درمیان فرق ہے۔

منقول است کہ روزے امیر المومنین حضرت فاروق رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ نماز بامداد در جماعت گذاردند بعد از فراغ از صلوٰۃ در قوم نگاہ کردند شخصے را از اصحاب خود دراں وقت نیافتند فرمودند کہ فلانے بجماعت حاضر نشد حاضراں عرض کردند کہ او اکثر شب بیدار میباشد یحتمل کہ دریں وقت خوابش بردہ باشد فرمودند اگر تمام شب خواب میکرد و نماز بامداد را بجماعت میگذارد بہتر میبود۔

"منقول ہے کہ ایک دن امیر المومنین حضرت فاروقِ اعظم رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ نے صبح کی نماز جماعت سے ادا کی۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد آدمیوں میں نظر کی، اپنے یاروں میں سے ایک شخص کو اس وقت موجود نہ پایا، فرمایا کہ فلاں شخص نماز میں حاضر نہیں ہوا۔ حاضرین نے عرض کی کہ وہ اکثر رات کو جاگتا رہتا ہے، شاید اس وقت سو گیا ہوگا۔ فرمایا اگر تمام رات سویا رہتا اور صبح کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرتا تو اس کیلئے بہتر ہوتا۔"

کعبہ کا بزرگوں کے پاس آنا

اگر سوال کنند کہ کعبہ بہ طواف اولیاء امت او می آید و از ایشاں برکات می جوید و چوں حقیقت او را التقدیم باشد بر حقیقت محمدی ایں معنی چگونہ جائز باشد؟ در جواب گویم کہ حقیقت محمدی نہایت مقامات نزول محمد است از اوج تنزیہہ و تقدیس و حقیقت کعبہ نہایت مقامات عروج کعبہ است زینہ اول مرعروج حقیقت محمدی را بر مرتبہ تنزیہہ حقیقت کعبہ است و نہایت عروجات او را غیر حق سبحانہ اطلاع ندارد و چوں، و لیاء کمل امت او را از عروجات

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

آنسرور علیہ و علیٰ آلہ الصلوٰۃ و السلام نصیب تمام

است اگر کعبہ از برکاتِ ایں بزرگواراں دریوزہ

نماید چہ عجب - بلیت

زمیں زادہ بر آسماں ساختہ

زمین و زماں کر ایس انداختہ

(دفترِ اول حصہ سوم مکتوب ۲۰۹)

" اگر سوال کریں کہ کعبہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اولیائے امت کے طواف کیلئے آتا ہے اور ان سے برکات حاصل کرتا ہے حالانکہ اس کی حقیقت، حقیقتِ محمدی پر مقدم ہے تو پھر یہ بات کس طرح جائز ہوگی ، میں جواب میں کہتا ہوں کہ حقیقتِ محمدی تنزیہہ اور تقدیس کی بلندی سے محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزول کرانے کے مقامات کی نہایت ہے اور کعبہ کی حقیقت عروجِ کعبہ کے مقامات کی نہایت ہے اور حقیقتِ محمدی کے واسطے مرتبۂ تنزیہہ پر عروج کرنے کے لئے پہلا مرتبہ حقیقتِ کعبہ ہے اور حقیقتِ محمدی کے عروج کی نہایت کو سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا، اور جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امت میں سے کامل اولیاء کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عروجات سے پورا پورا حصہ حاصل ہے تو پھر اگر کعبہ ان بزرگوں سے برکات حاصل کرے تو کیا تعجب ہے زمیں زادہ (حضور صلی اللہ علیہ وسلم) آسماں پر بنایا ہوا زمین و زماں کو پیچھے ڈالے ہوئے ہے "

علمائے سوء

عزیزے ابلیس لعین را دید کہ فارغ و

بے کار نشستہ است سر آنرا پرسید گفت

علماء ایں وقت کار ما میکنند و در اغوا و

اضلال کافی اند ، عالم کہ کامرانی و تن پروری کند

او خویشتن گم است کرا رہبری کند ،

(دفترِ اول حصہ دوم مکتوب ۵۳)

" کسی بزرگ نے ابلیسِ لعین کو دیکھا کہ فارغ و بے کار بیٹھا ہے ، اس کا سبب پوچھا اس نے جواب دیا کہ اس وقت کے علماء میرا کام کر رہے ہیں ، آدمیوں کو گمراہ کرنے اور بہکانے میں وہی کافی ہیں اور وہ عالم جس کا کام غفلت اور تن پروری ہو وہ خود گم ہے کسی دوسرے کی رہبری کیا کر سکتا ہے ؟ "

معلوم شریف است کہ در قرنِ سابق ہر

فسادیکہ پیدا شد از شومی علماء بظہور آمد دریں

باب تتبع تمام مرعی داشتہ از علماء دیندار انتخاب

نمودہ اقدام خواہند فرمود علماء سوء لصوص دین

اند مطلب ایشاں حب جاہ و ریاست و منزلت

نزد خلق است " والعیاذ باللہ سبحانہ من فتنتہم "

آری بہترین ایشاں بہترین خلائق است ایشانند

کہ فردائے قیامت سیاہی ایشاں را بخون شہدائے

فی سبیل اللہ وزن خواہند کرد پلہ ایں سیاہی

خواہد چربید " شر الناس شرار العلماء و خیر الناس

خیار العلماء "

(دفترِ اول حصہ سوم مکتوب ۱۹۳)

" آپ کو معلوم ہے کہ زمانۂ سابق میں جو بھی فساد ہوا تھا وہ علماء سوء کی کم بختی سے ہی ہوا تھا اس بارے میں امید ہے کہ آپ اس بات کا لحاظ رکھتے ہوئے دیندار علماء کے انتخاب میں پیش دستی کریں گے ، علماء سوء دین کے چور ہیں ان کا

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

مقصد ہمہ تن یہ ہے کہ خلق کے نزدیک مرتبہ و ریاست و بزرگی حاصل ہو جائے الحیاذ باللہ من فتنتھما اللہ تعالیٰ ان کے فتنہ سے بچائے۔ ہاں ان میں جو بہتر ہیں وہ خلقت میں اچھے ہیں، اور کل قیامت کے دن ان کی سیاہی کو فی سبیل اللہ شہیدوں کے خون کے ساتھ تولیں گے اور ان کی سیاہی کا پلہ بھاری ہو جائے گا۔ سب لوگوں سے برے علماء سوء ہیں اور سب خلقت سے اچھے، اچھے علماء ہیں"

خدمتِ خلق!

دنیا بس اندک است و عذابِ آخرت بسیار شدید و دائمی است عقلِ دور اندیش را کار باید فرمود و بطراوتِ بے حلاوتِ دنیا مغرور نباشد و اگر بدنیا کسے را عزت و آبرو باشد کفارِ دنیا دار باید کہ از جاں عزیز تر باشند و بظاہرِ دنیا فریفتہ گشتن از بے خبری است فرصتِ چند روزہ را غنیمت باید شمرد و در مراضیٔ خدا عزوجل باید کوشید و بخلقِ خدا باید احسان نمود " التعظیم لامر اللہ والشفقۃ علی خلق اللہ " ہر دو اصلِ عظیم اند از برائے نجاتِ اخروی مخبرِ صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام ہرچہ فرمودہ است مطابق نفس الامر است ہزل و ہذیان نیست خوابِ خرگوش تا چند خواہد بود آخر رسوائی است ۔

(دفتر اول حصہ دوم مکتوب ۹۸)

" دنیا چند روزہ ہے اور آخرت کا عذاب بہت سخت اور دائمی ہے عقل اور دور اندیشی سے کام لینا چاہئے اور دنیا کی طراوت و حلاوت پر مغرور نہ ہونا چاہئے۔ اگر دنیا کے باعث کسی کی عزت اور آبرو ہوتی تو کفار دنیا دار سب سے زیادہ عزت والے ہوتے اور دنیا کے ظاہر پر فریفتہ ہونا بیوقوفی ہے۔ چند روزہ فرصت کو غنیمت جاننا چاہئے اور خدا تعالیٰ کے پسندیدہ کاموں میں کوشش کرنی چاہئے اور خلقِ خدا پر احسان کرنا چاہئے۔ اللہ کے امر کی تعظیم کرنا اور خلقِ خدا پر شفقت کرنا آخرت کی نجات کے لئے دو بڑے رکن ہیں، مخبرِ صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو کچھ فرمایا ہے حقیقتِ حال کے مطابق ہے بیہودہ اور بکواس نہیں ہے یہ خوابِ خرگوش کب تک؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخ

و علامتِ کمالِ محبت کمالِ بغض با اعداء و اظہارِ عداوت بہ مخالفانِ شریعت او علیہ الصلوٰۃ والسلام در محبت مداہنت گنجائش ندارد محب دیوانہ محبوب است تابِ مخالفت ندارد بہ مخالفانِ محبوب بہیچ وجہ آشتی نمی نماید دو محبتِ متباینہ جمع نشود جمع ضدین را محال گفتہ اند محبتِ یکے مستلزمِ عداوتِ دیگر لیست لیک تال باید فرمود کہ کار از دست برفتہ است تدارکِ ما مضیٰ میتواں نمود فردا کہ کار از دست برود غیر از ندامت حاصلی نخواہد بود ے

بوقتِ صبح شود ہمچو روز معلومت
کہ با کہ باختہ عشق در شبِ دیجور

متاعِ دنیا غرور در غرور است و معاملۂ اخروی ابدی برآں مترتب زندگی چند روزہ را اگر بمتابعت

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

سید اولین و آخرین علیہ و علیٰ آلہ الصلوات والتسلیم بسر بردہ شود امید نجات ابدی است والا ہیچ در ہیچ است ہر کہ باشد وہر عمل خیر کہ بکند

محمد عربی کابروئے ہر دو سراست
کسے کہ خاکِ درش نیست خاک بسرِ او

(دفتر اول مکتوب ۱۶۵)

" اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کمالِ محبت کی علامت یہ ہے کہ حضور کے دشمنوں کے ساتھ کمالِ بغض رکھیں اور ان کی شریعت کے مخالفوں کے ساتھ عداوت کا اظہار کریں، محبت میں مداہنت اور چاپلوسی روا نہیں ہے کیونکہ محب اپنے محبوب کا دیوانہ ہوتا ہے مخالفت کی طاقت نہیں رکھتا اور اپنے محبوب کے مخالفوں کے ساتھ کسی طرح بھی صلح پسند نہیں کرتا، دو مختلف محبتیں اکٹھی نہیں ہوتیں اور محبت و بیگانگت باہم جمع نہیں ہوتیں، دو ضدوں کا جمع ہونا محال ہے۔ ایک کی محبت، دوسرے کی مخالفت ضروری ہے اس بات میں بخوبی غور و تامل کرنا چاہئے کیونکہ ابھی کچھ بھی نہیں بگڑا، آج گذشتہ کا تدارک کر سکتے ہیں لیکن کل جب وقت ہاتھ سے نکل گیا تو سوائے ندامت کے کچھ حاصل نہ ہوگا قیامت کے دن صبح کے وقت ہو جائیگا کہ یہ دنیا کی کالی رات کس طرح گذاری، دنیا کا اسباب سراسر فریب ہے اور آخرت کے معاملہ کا اسی پہ دار و مدار ہے، اگر چند روزہ زندگی کو سید الاولین و الآخرین صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری میں بسر کیا جائے تو نجات ابدی کی امید ہے ورنہ کچھ نہیں خواہ کوئی ہو اور عمل خیر ہی کیوں نہ بجالائے۔ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو جہان کی عزت ہیں اس کے سر پر خاک پڑے جسے اس کے در کی خاک میسر نہیں۔" (بشکریہ جام کوثر کلکتہ)

شہید کربلا

سحر

— بشیر الدین: —

اللہ! اللہ! عظمتِ شانِ شہیدِ کربلا
کتنا رخشندہ ہے عنوانِ شہیدِ کربلا

ساری امت پر ہے لازم کربلا کا احترام
ساری امت پر ہے احسانِ شہیدِ کربلا

کون ہے منزل شناس راکبِ دوشِ رسول
کس کو ہو سکتا ہے عرفانِ شہیدِ کربلا

میرا سینہ ٹکڑے ٹکڑے ہے غمِ شبیر سے
میرے جان و دل ہیں قربانِ شہیدِ کربلا

میری نظروں میں ہے رنگِ جلوۂ روئے حسین
میرے ہاتھوں میں ہے دامانِ شہیدِ کربلا

اے دلِ درد آشنا! اے دیدۂ خوننابہ بار
لا کوئی نذرانہ شایانِ شہیدِ کربلا

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

چشمۂ کوثر

پیرزادہ شاہ انصار الہ آبادی

جانِ حیدر، عظمتِ زہرا، دماغِ مصطفےٰ!
واہ کیا کہنا ہے اے چشم و چراغِ مصطفےٰ!

جنتِ الفردوس کے پھولوں کو ہنسنا آگیا!
واقعی ابنِ علی ہیں فخرِ باغِ مصطفےٰ!

آنکھ اٹھائیں نہر کی جانب یہ ممکن ہی نہیں؟
چشمۂ کوثر ہے پیاسوں کو ایاغِ مصطفےٰ!

گل کترنے کے لئے روشن تھی شمعِ کائنات
کس طرح بے نور ہو سکتا چراغِ مصطفےٰ!

جنتیں سایہ فگن تھیں سیدِ مظلوم پر
ورنہ از خود ہی چھلک جاتا ایاغِ مصطفےٰ!

حضرتِ ایوب و اسماعیل پر موقوف کیا
کس کے دامن میں نہیں گلہائے باغِ مصطفےٰ!

حادثے شبیر نے سب اپنے ہی سر لے لئے
حشر تک اب بجھ نہیں سکتا چراغِ مصطفےٰ!

فہم و دانش کی رسائی نارسا ہوتی ہے جب
کربلا والوں سے ملتا ہے سراغِ مصطفےٰ!

سیر کرنے کے لئے جنت سے آئی ہے نسیم
اے جزاک اللہ سرسبزیِ باغِ مصطفےٰ!

شامِ اسریٰ "فرش کے پھیرے لگاتے تھے ملک
کیا کہوں میں کتنا اونچا تھا دماغِ مصطفےٰ!

مدح اے انصار کیا ہو گی بھلا حسنین کی!
ایک قلبِ مرتضےٰ ہے، اک دماغِ مصطفےٰ!

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

بہ نازم کہ بزمِ محبت کہ آنجا ؛ گدائے بہ شاہے مقابل نشیند
اسماں سجدہ کند سوئے زمینے کہ برد ؛ یک دو کس یک دو نفس بر نشیند
بیادِ حالِ اہلِ درد بشنو ! ؛ بہ لفظِ اندک و معنیٔ بسیار
ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا ؛ او نشیند در حضورِ اولیاء

سرکارِ علی پوری کا سولھواں اور انجمن خدام الصوفیہ کا چونسٹھواں سالانہ

عرس شریف

بمقام علی پور سیداں بتاریخ ۱۱-۱۲ مئی ۱۹۶۷ء، ۳۰ محرم الحرام و یکم صفر المظفر ۱۳۸۷ء مطابق ۲۹-۳۰ بیساکھ ۲۰۲۴ بروز جمعرات و جمعہ منعقد ہو رہا ہے،

حضرات ! یہ وہ انجمن ہے جسے

در درجِ عرفاں مہ برجِ ودیں ؛ فریدِ زمانہ سعیدِ ازل !
شہ مسند آرائے ملکِ یقیں ؛ کلیدِ درِ گنجِ علم و عمل
حبیبِ خدا وارثِ انبیاء ؛ جگر گوشۂ حیدرِ و مصطفےٰ

سلطان الاولیاء والعارفین، امام الاتقیاء والسالکین، برہان الاصفیاء والواصلین، محبوب رب العالمین، فرزند ختم المرسلین مصدر حسنات و خیرات، مخزن فیوضات و برکات، اعلیحضرت عظیم البرکات رفیع الدرجات، امیرِ ملت قیوم العالم حاجی الحرمین الشریفین عالیجناب مولانا صوفی حافظ پیر سید **جماعت علی شاہ** صاحب قبلہ نقشبندی مجددی محدث علی پوری قدس سرہ العزیز نے اپنی سرپرستی میں ۱۹۰۳ء میں قائم کیا۔ یہ وہ انجمن ہے جس نے اشاعتِ علمِ تصوف و اتحادِ سلاسل صوفیائے کرام کی خدمت اپنا مقصد ٹھہرایا، جس کیطرف سے اس مقصد کو پورا کرنے کیلئے رسالہ **انوار الصوفیہ** ۶۰ سال سے جاری ہے جو انجمن ہذا کا واحد ترجمان ہے۔ خدا کے فضل سے امسال اس کا چونسٹھواں سالانہ **اجلاس** زیرِ صدارت **شمس الملت** والدین حضرت پیر سید **نور حسین** شاہ صاحب مدظلہ سجادہ نشین علی پور شریف منعقد ہوگا جس میں ملک کے ہر حصہ سے مشائخ کرام و علمائے کرام تشریف لائیں گے، جملہ اہلِ اسلام کو عموماً اور یارانِ طریقت کو بالخصوص لازم ہے کہ وہ اس مبارک مجلس میں شامل ہو کر سعادتِ دارین حاصل کریں ؎

اتفاقِ بلبل و گل بارہا خواہد شدن — بعد ازیں ما و شما را اے ساکنانِ یا نصیب

نوٹ : اسی سالانہ اجلاس کی آخری شب کی آخری نشست میں قیومِ زماں حضرت امیرِ ملت قدس سرہٗ اور مولانا الحاج سراج الملت قدس سرہٗ کو ختم شریف پڑھ کر ایصالِ ثواب کیا جائے گا۔

نوٹ : ۱۲ مئی کو جلسہ کی پہلی نشست میں حضرت مولانا پیر سید فضل حسین شاہ و دیگر فارغ التحصیل طلباء کی دستار بندی کی جائیگی۔

المعلن : کمترین غلامان غلام **نور احمد** جماعتی جنرل سیکرٹری انجمن خدام الصوفیہ پاکستان

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

دعا

محترمہ ریحانہ صاحبہ (مراد آباد)

نہیں خواہش مجھے یارب کہ مجھ کو دولت و زر دے ؎ مگر کچھ آرزوئیں ہیں اگر تکمیل تو کر دے
مسلمانوں میں پھر پیدا کوئی شیرِ خدا کر دے ؎ مرے معبود پھر ہم میں کوئی خولہ سی دختر دے
مرے قہار تیرے سطوت و جبروت کا صدقہ ؎ مثالِ حضرتِ خالد کوئی پھر ہم کو صفدر دے
وہ جس کو دیکھ کر باطل لرز اٹھے سہم جائے ؎ مری بہنوں کے نازک ہاتھ میں یارب وہ خنجر دے
علَم اسلام کا نیچا نہ ہو گو ہاتھ کٹ جائیں ؎ ہمارے نوجوانوں کو الٰہی عزمِ جعفر دے
اٹھانی ہے مجھے تلوار تیرے دین کی خاطر ؎ مرے کمزور ہاتھوں میں الٰہی بجلیاں بھر دے
عطا ہو جستجوئے حق کی خاطر عزمِ سلمانی ؎ الٰہی عشقِ مولیٰ، عشقِ احمد، عشقِ رہبر دے
سکھا دے اے غنی پھر بے نیازی ہر دو عالم کو ؎ الٰہی پھر وہی تقویٰ، وہی زہدِ ابوذر دے
وضو کرتی ہے یارب تیری الفت جس کے اشکوں سے ؎ ترے محبوب کا صدقہ مجھے وہ دیدۂ تر دے
صداقت جب کبھی آئے سامنے سر میرا جھک جائے ؎ خدایا مجھ کو ذوقِ حضرتِ صدیقِ اکبر دے
مری آنکھوں کو حسرت ہو تو دیدارِ نبی کی ہو ؎ مرے دل میں فقط عشقِ جمالِ روئے انور دے
عطا ہو مجھ کو وہ دل جس میں تیری ہی محبت ہو ؎ جو جھک جائے تیری مرضی کے آگے مجھ کو وہ سر دے
مجھے پابندیِ دنیا سے رکھ آزاد و بے پروا ؎ مگر ان گیسوؤں کی قید میں بے بال و پر کر دے
خدایا بھول بیٹھے ہیں قفس میں آشیانے کو ؎ ہو جس سے عشق کی پرواز ممکن ہم کو وہ پر دے
بہت باطل نے یارب اب جہاں میں سر اٹھایا ہے ؎ اسے اک مرتبہ پھر حق کے آگے سرنگوں کر دے
ترے مجبور بندے آج تیرے در پہ آئے ہیں ؎ کرم فرما مرے وہاب ان کی جھولیاں بھر دے

زمانہ کو یہ دے فرماں یوں ماضی کو وہ دہرائے
کہ پھر ریحانہ کی نظروں کے آگے وہ سماں کر دے

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

کیا رویتِ ہلال کمیٹی کی موجودگی میں علماء فتوٰی دینے کے مجاز ہیں؟

رویتِ ہلال کے سلسلے میں آج کل یہ مسئلہ زوروں کے ساتھ معرضِ بحث بنا ہوا ہے کہ رویتِ ہلال کے بارے "مرکزی رویتِ ہلال کمیٹی" کا فیصلہ صحیح ہے یا علماء کا فتوٰی؟ ۔ عید کا چاند بدھ کو ہوا یا جمعرات کو؟ مجھے اس مسئلہ کے شرعی پہلو کے متعلق کچھ عرض کرنا ہے۔

رویتِ ہلال کمیٹی کے مسئلے کا قاعدہ کلیہ منصوص ہونے کے ساتھ ساتھ اپنی تفصیلات میں اجتہادی نوعیت کا حامل ہے یعنی اس مسئلے کی بنیاد احادیثِ نبوی و آثارِ صحابہ پر قائم ہے کہ "روزہ رکھو اور افطار کرو چاند دیکھ کر" اور عید الفطر کے چاند کے لئے دو بالغ و عاقل و عادل مسلمان مردوں یا ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت کافی ہے لیکن اس مسئلے کی تمام تر جزئیات فقہی اجتہادات پر رکھی گئی ہیں۔

اختلافِ مطالع

اس بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے کہ اگر ایک شہر میں شرعاً رویتِ ہلال ثابت ہو جائے تو دوسرے شہر میں اس کی بناء پر رویت کا فتوٰی دیا جا سکتا ہے کہ نہیں؟ بعض کے نزدیک جس شہر میں رویت ہوئی صرف اسی کا اعتبار کیا جائیگا دوسرے شہر میں اس کا اعتبار نہیں ہوگا لیکن اکثر فقہاء اس پر متفق ہیں کہ ایک شہر میں رویتِ ہلال شرعاً ثابت ہو جانے سے دوسرے شہر میں خبر کے مشہور ہو جانے کی بناء پر فتوٰی دیا جائیگا۔ البتہ محققین کے نزدیک یہ صورت ہے کہ جو شہر علمِ ہیئت کے قواعد کی رو سے اختلافِ مطالع رکھتے ہیں (یعنی جہاں طلوعِ چاند کے وقت میں فرق ہوتا ہے) ان میں اختلافِ مطالع کا اعتبار کیا جائیگا اور جو شہر اختلافِ مطالع نہیں رکھتے ان میں رویت کا حکم کیا جائیگا۔

علامہ ابوالحسین احمد البغدادی (متوفی ۴۲۸ھ) نے اپنی کتاب "المختصر" جو قدوری کے نام سے مشہور ہے لکھا ہے کہ اگر دونوں شہروں میں اتنا فاصلہ ہو کہ مطالع نہ بدلتے ہوں تو چاند کا مان لینا ضروری ہے

فخرالدین نعمان بن علی الزیلعی (متوفی ۷۴۳ھ) نے اپنی کتاب تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق میں لکھا ہے کہ اختلاف

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

معتبر ہے۔

اختلافِ مطالع کے سلسلہ میں بعض فقہاء نے اتنی مسافت لکھی ہے جس میں نمازِ قصر کا حکم ہے۔ بعض فقہاء نے ایک ماہ کی مسافت کو اختلافِ مطالع کا نقطۂ آخر قرار دیا ہے یعنی اگر ایک شہر میں چاند کی رؤیت شرعاً ثابت ہو تو جو مقامات ایک ماہ کی مسافت پر ہوں ان میں چاند کی رویت بذریعہ خبرِ مشہور تسلیم کی جائیگی لیکن جو مقامات ایک ماہ کی مسافت سے دور ہیں وہاں چاند کی رویت ثابت نہ ہوگی۔ بعض کی رائے ہے کہ جس قدر علمِ ہیئت کے مسلمہ قواعد کی رُو سے مطالع کا اختلاف ہوتا ہے اسی قدر اختلافِ مطالع معتبر ہے، اکثر اصحاب نے لکھا ہے کہ یہی صحیح ہے کہ چاند کا سورج کی شعاعوں سے روشن ہونا مقامات کے بدلنے سے بدلتا رہتا ہے۔

لیکن دوسرا نقطۂ نظر یہ ہے کہ اختلافِ مطالع معتبر نہیں۔ ظاہر الروایت کے اعتبار کی کتبِ اصول: ۱۔ المبسوط۔ ۲۔ زیادات۔ ۳۔ جامع صغیر۔ ۴۔ جامع کبیر۔ ۵۔ سیر صغیر اور ۶۔ سیر کبیر ہیں جن پر حنفی فقہ میں سب سے زیادہ اعتماد کیا جاتا ہے۔ اور اختلافِ مطالع کی صورت میں ظاہر الروایت پر فتویٰ ہونا تسلیم کیا جاتا ہے بلکہ ایک جگہ کا حکم دوسری جگہ کے لئے مفید ہوتا ہے اگر رویت کی خبر مشہور ہو جائے تو دوسری جگہ رویت قرار دی جائے گی۔

چنانچہ فتاویٰ قاضیخاں میں لکھا ہے کہ ظاہر الروایت میں اختلافِ مطالع معتبر نہیں اور ایسا ہی شمس الائمہ عبدالعزیز ابن احمد ابن صالح الحلوانی (متوفی ۴۴۸ھ) نے ذکر کیا ہے۔

اسی بناء پر اس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ ایک ملک کی رویتِ ہلال دوسرے ملک میں معتبر ہے یا نہیں اور اگر معتبر ہے تو دونوں میں کس قدر فاصلہ ہونا چاہئے احناف میں اس سلسلے میں اختلاف پایا جاتا ہے بعض کی رائے ہے کہ اختلافِ مطالع کا مطلقاً اعتبار نہیں، یہاں تک کہ اہلِ مشرق پر اہلِ مغرب کی رویتِ ہلال سے رویت ثابت ہو جائے گی اور بعض کی رائے ہے کہ جس قدر علمِ ہیئت کے مسلمہ قواعد کی رو سے مطالع کا اختلاف ہوتا ہے اسی قدر اختلافِ مطالع معتبر ہے لیکن ظاہر الروایت پر فتویٰ ہے کہ اختلافِ مطالع کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔

خبر کی شہرت

علاء الدین حصکفی (متوفی ۱۰۸۸ھ) نے اپنی کتاب الدر المختار میں لکھا ہے کہ اگر ایک شہر سے دوسرے شہر تک رویت ہلال کی خبر پہنچی (یعنی یہ کہ ایک شہر میں چاند دیکھ لیا گیا ہے اور اس کی خبر دوسرے شہر میں پہنچی) تو مذہبِ صحیح کے مطابق (اس دوسرے شہر کے) لوگوں کا چاند مان لینا ضروری ہے۔ چنانچہ مغرب کے چاند دیکھنے سے اہلِ مشرق پر چاند کا ماننا لازم ہے۔ اگر ان کے طریقے کے بموجب ان کے نزدیک رویت ثابت ہو۔ واضح رہے کہ پشاور، کوہاٹ، مالاکنڈ اور مردان کے مسلمانوں اور پاکستان کے دوسرے شہروں کے مسلمانوں میں علی العموم رویتِ ہلال کے سلسلہ میں ایک ہی طریقہ اور

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

مسلک ہے۔ شمس الدین قہستانی نے جامع الرموز میں لکھا ہے کہ ہمارے اصحاب کا صحیح مذہب یہ ہے کہ چاند کا ماننا ضروری ہے اگر دوسرے شہر میں خبر پھیل گئی۔

فقہی کتب

علامہ سراج الدین عمر ابن ابراہیم المعروف بہ ابن نجیم (متوفی ۱۰۰۵ھ) نے نہر الفائق میں لکھا ہے کہ ظاہر مذہب میں اہل مغرب کے چاند دیکھنے سے اہل مشرق کو مان لینا ضروری ہوتا ہے اور اسی پر فتویٰ ہے۔

احمد بن احمد بن اسماعیل الطحطاوی (متوفی ۱۲۳۱ھ) نے لکھا ہے کہ خبر کے عام اور مشہور ہونے کی فقہا نے کوئی حد مقرر نہیں کی ہے۔ ظاہر یہ ہے کہ اہل شہر کی اکثریت تک پہنچ جانا معتبر ہے۔ چنانچہ صحیح مذہب یہ ہے کہ چاند کا ماننا ضروری ہے اگر دوسرے شہر میں چاند دیکھے جانے کی خبر پھیل گئی،

عالم ابن علامہ الطحطاوی (متوفی ۷۸۶ھ) نے اپنی تالیف فتاویٰ تاتار خانیہ میں لکھا ہے کہ جب خبر شائع ہو جائے اور دونوں شہروں کے درمیان تعلق ہو جائے تو ان کا حکم ان شہر والوں کی طرح ہوگا جہاں کہ چاند دیکھا گیا ہے،

مندرجہ بالا فقہی کتب کے حوالہ جات سے بآسانی یہ نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ ایک شہر میں شرعی رویت ہلال کی خبروں کی شہادت دوسرے شہروں میں معتبر ہے اور وہاں کے مسلمانوں کو عید منانی چاہیے اور بالخصوص جبکہ دونوں شہر ایک ہی ملک میں واقع ہوں اور اس شہر میں چاند کی رویت شرعی طریقے پر ثبوت ہو گئی ہو۔

رویت ہلال کے سلسلے میں ایک اہم بات کیطرف بھی توجہ دلانا ضروری ہے اور وہ یہ کہ پاکستان دارالحرب نہیں ہے بلکہ دارالاسلام ہے جہاں شرع اسلام کا نفاذ ممنوع نہیں ہے از روئے دستور پاکستان اس ملک کا سرکاری مذہب اسلام ہے اس کا صدر مسلمان ہے اور ہمیشہ مسلمان ہوگا ، صدر حکمرانِ اعلیٰ ہے جس کو شرع اسلام اور دستور پاکستان کے تحت مختلف عدالتیں (مستقل، عارضی ہنگامی یا مخصوص مقاصد کیلئے) قائم کرنے اور قاضیوں (جدید اصطلاح میں جج صاحبان) کے مقرر کرنے اور برخاست کرنے کا اختیار حاصل ہے اور وہ صدر مملکت کے مقرر کردہ نائب کی حیثیت سے فیصلے کرتے ہیں اور ان کے فیصلے ناقابل تعلل قرار پاتے ہیں۔ صدر پاکستان کے اس اختیار کو اسلامی شرع یا ملکی قانون کسی بھی حیثیت سے چیلنج نہیں کیا جا سکتا ،

صدر پاکستان رویت ہلال کے سلسلے میں مرکزی رویت ہلال کمیٹی کے نام سے ایک رویت ہلال کمیٹی تشکیل کرتے ہیں (جس کو ہم فقہی زبان میں رویت ہلال کے سلسلہ میں فیصلہ کرنے والی قاضیوں کی جماعت کہہ سکتے ہیں) ایک مرکزی نظام کے ماتحت تمام ضلعی حاکموں کو رویت ہلال کے سلسلے میں ضروری انتظامات کرنے کی تلقین کی جاتی ہے مختلف شہروں کے حاکموں سے اور بعض افراد سے بھی رابطہ قائم کرتی ہے ، اس کے علم میں یہ بات آتی ہے کہ ملک پاکستان کے مغربی صوبے میں چار مقامات پر چاند دیکھا گیا ہے کمیٹی کے ایک رکن (جو خوش نصیبی سے مرکزی جامع مسجد راولپنڈی کے خطیب اور عالم دین بھی ہیں) خود فون پر رابطہ قائم کرتے ہیں اور مزید خوش نصیبی سے دو علمائے دین سے گفتگو کرتے ہیں،

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور احیائے دین و حریّت

وَلَوْ لَا دَفْعُ اللّٰہِ النَّاسَ بَعْضَھُمْ بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِیْنَ۔ " اور اگر اللہ کچھ انسانوں کے فساد کو دوسرے انسانوں کے ذریعہ دفع نہ کرتا رہتا تو زمین کا سارا نظام بگڑ جاتا مگر یہ دنیا والوں پر اللہ کا بڑا فضل ہوا کہ وہ یوں آگ بجھانے کا انتظام کرتا رہتا ہے "۔

خلافتِ راشدہ کے بعد ہی سے اسلام میں ملوکیت کا عمل و دخل شروع ہو گیا تھا۔ خلفائے راشدین میں سے ۴۰ھ میں حضرت علی کی شہادت کا واقعہ پیش آیا تو آپ سے جانشین مقرر کرنے کو کہا گیا تو آپ نے فرمایا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب خلیفہ مقرر نہیں کیا تو میں کیسے کر دوں، ہاں اگر اللہ تعالیٰ کو لوگوں کی بہتری مقصود ہے تو لوگ خود اپنے میں بہتر کو میرے بعد منتخب کر لیں گے جیسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بہترینِ امت کا انتخاب ہو گیا "۔

کوفہ کے مسلمانوں نے جہاں جلیل القدر صحابہ بھی رونق افروز تھے حضرت حسین کو خلیفہ منتخب کر لیا لیکن امیرِ شام نے آپ کے انتخاب کو پسند نہیں کیا اور عراق پر چڑھائی کر دی، آپ نے یہ گوارا نہ کیا کہ مسلمانوں میں باہمی خونریزی ہو، صلح کر لی اور خود خلافت سے دست بردار ہو گئے اسی طرح ۴۱ھ میں امیرِ معاویہ والیٔ شام تمام اسلامی ملک کے حکمران تسلیم کر لئے گئے۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے حجۃ اللہ البالغہ میں لکھا ہے کہ " آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات سے نبوت کا اختتام ہو گیا اور خلافت جس میں باہم مسلمانوں میں تلوار نہ تھی حضرت عثمان کی شہادت سے ختم ہو گئی اور اصل خلافت حضرت علی کی شہادت اور حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی معزولی سے ختم ہوئی اور ملک عضوض یعنی گزندہ کا وہ زمانہ ہے جس میں بنو امیہ سے صحابہ کی لڑائیاں رہیں یہاں تک کہ امیرِ معاویہ کی حکومت ختم ہو گئی۔

امیرِ معاویہ کی حکومت بادشاہت تھی، ان کے عہد کا افسوسناک واقعہ یزید کی جانشینی کا ہے جس نے اسلام کے نظامِ خلافت کو گھن کی طرح کھا لیا، جمہوریت و حریت کی بیخ و بن اکھیڑ دی۔

امیر نے اپنی وفات سے تقریباً دس سال قبل یزید کو جانشین مقرر کر کے اس کی بیعت تمام ماتحت صوبوں سے حاصل کی مگر اکثر صحابہ کرام و تابعین نے ان کے روبرو

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

حق کہنے میں جھجک محسوس نہیں کی۔ مشہور تابعی احنف بن قیس نے بھرے دربار میں وفود کی موجودگی میں امیر معاویہ کے اس ارادہ کی مخالفت کی، پھر آپ سے اظہارِ رائے کی خواہش کی تو آپ نے صاف کہا "اگر میں جھوٹ بولتا ہوں تو خدا کا خوف ہے اور اگر سچ بولتا ہوں تو تم لوگوں کا ڈر ہے"۔

یزید کی زندگی فسق و فجور کی تھی۔ تاریخ ابن اثیر میں یہ روایت درج ہے کہ یزید نے امیر معاویہ کی زندگی میں مدینہ منورہ میں بھی شراب کی مجلس قائم کی اور اسی حالت میں حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات کی، آپ کے سامنے بھی شراب کا دور جاری رکھا اور ایک پیالہ منگوا کر آپ کے سامنے پیش کیا اور کہا کہ اے عبداللہ! پیو۔ حضرت امام حسین نے انکار کیا تو شعر پڑھے آپ غصے ہو کر مجلس سے چلے آئے۔

سنہ ۶۰ھ میں امیر معاویہ کے انتقال کے بعد یزید تختِ حکومت پر بیٹھا۔ مسلم عوام امیر معاویہ کے سامنے طوعاً و کرہاً بیعت کر چکے تھے، بادلِ ناخواستہ صبر کر گئے لیکن سرفروشانہ اقدامِ عزیمت اور اعلائے کلمۃ الحق کی سعادت صرف عبداللہ بن زبیر اور امام حسین کے حصہ میں آئی تھی۔

جب ان دونوں حضرات سے یزید کی بیعت کیلئے کہا گیا تو انہوں نے فوراً مدینہ سے مکہ کو ہجرت کی اور یزید فاسق کی بیعت گوارا نہ کی، حضرت امام نے یزید کی طاقت کے سامنے سر جھکانے پر شہادت کو ترجیح دی اور کربلا کے میدان میں خلافتِ اسلامی کو قائم رکھنے کے لئے ایثار و قربانی کا وہ بلند نمونہ پیش کیا کہ تاریخِ اسلامی اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔

امام عالیمقام کے پاس ہزارہا دعوت نامے کوفہ سے آئے۔ ان پر بھروسہ کر کے کوفہ کا سفر کیا۔ پھر جب آپ کو راستے میں فرزدق شاعر ملا، اس نے حالات بتائے، تو ان کی بے وفائی کا علم ہوا تو آپ نے لڑنا مناسب نہ سمجھتے ہوئے یزید کے عمال سے صلح کرنا چاہی مگر ابن زیاد کا منشا آپ کو شہید کرنے کا تھا اور وہ بھی اصرار کر رہا تھا کہ یزید کی بیعت کر لیں مگر آپ کسی طرح اس پر تیار نہ تھے۔ آخرش آپ نے شہادت کو ترجیح دی اور دنیا کے سامنے ایک ہمیشہ رہنے والی مثال قائم کر دی جو آنے والی نسلوں کے لئے ہمیشہ مشعلِ راہ کا کام دیگی۔

گرچہ ہر مرگ است بر مومن شکر
مرگِ پورِ مصطفیٰ چیزے دگر

رسالہ
انوار الصوفیہ
کی اشاعت میں کوشش کر کے
فلاحِ دارین حاصل کیجئے!
(ادارہ)

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

غلام رسول گوہر

حضرت امام حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما

حضرت امام حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضور علیہ السلام کی بیٹی حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے صاحبزادے ہیں، ان کے باپ علی المرتضیٰ بن ابو طالب ہیں، حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان سے بے حد پیار تھا جس طرح حقیقی باپ کو اپنی اولاد سے ہوتا ہے، آپ نے ان دونوں صاحبزادوں کو وَلَدْ یعنی بیٹا کہا ہے، آپ نے فرمایا میری بیٹی کے بیٹے میرے بیٹے ہیں، نانا کیلئے جائز ہے کہ مجازاً اپنے نواسوں کو بیٹا کہے مگر آپ نے ان کو محبت پیار اور جزئیت میں اپنے حقیقی بیٹوں کا سا مقام دیا ہے۔

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سنہ ۳ھ میں رمضان المبارک کی پندرہ تاریخ کو پیدا ہوئے اور ۵۰ یا ۵۵ یا ۴۹ ہجری میں وصال فرمایا اور جنت البقیع میں دفن ہوئے، آپ سے آپ کے صاحبزادے حسن اور ابوہریرہ اور کثیر جماعت نے حدیث کی روایت کی ہے۔ جب آپ کے والد علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوفہ میں شہید ہو گئے تو آپ کے ہاتھ پر چالیس ہزار سے زیادہ لوگوں نے بیعت کی، اس کے بعد آپ نے ۴۱ھ میں زمام خلافت معاویہ بن سفیان کو سونپ دی۔

حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سنہ ۴ھ میں ۵ شعبان کو پیدا ہوئے۔ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت کے پچاس دن بعد آپ کی والدہ ماجدہ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کو شکم مبارک میں لے چکی تھیں، آپ سنہ ۶۱ھ جمعہ کے دن کربلا میں جو عراق میں کوفہ اور حلہ کے درمیان ایک جگہ ہے شہید ہوئے، آپ کو سنان بن انس نخعی نے شہید کیا تھا۔ بعض مورخین نے شمر ذی الجوشن کو آپ کا قاتل قرار دیا ہے اور خولی بن یزید نے آپ کا سر مبارک تن اقدس سے جدا کیا اور عبداللہ بن زیاد کے پاس لایا، بعض نے کہا حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ آپ کے بیٹوں اور بھائیوں اور اہل بیت سے تیس افراد شہید ہو گئے۔

آپ سے آپ کے بیٹے حضرت علی زین العابدین اور آپ کی دو بیٹیوں سکینہ اور فاطمہ اور ابوہریرہ نے حدیث روایت کی ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے ان دو نواسوں اور بیٹوں کے حق میں جو ارشادات فرمائے ہیں ملاحظہ ہوں:۔

براء سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حسن بن علی آپ کے کاندھے پر ہے اور آپ فرما رہے ہیں اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّهٗ فَاَحِبَّهٗ "اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں پس تو اس سے محبت کر"

ابوہریرہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلا دن کے کسی وقت میں، یہاں تک کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت فاطمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

میں تشریف لائے، آپ نے فرمایا کیا یہاں منا ہے؟ کیا یہاں منا ہے؟ یعنی حسن ہے؟ اتنے میں حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوڑتے ہوئے آگئے اور دونوں یعنی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک دوسرے کے گلے سے لپٹ گئے۔ پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا" اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں پس تو اس سے محبت کر! اور اس سے محبت کر جو اس سے محبت کرے!

ابوبکر راوی ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہیں اور حسن آپ کے پہلو میں ہیں، آپ کبھی حسن کیطرف متوجہ ہوتے ہیں اور کبھی لوگوں کیطرف! اور فرماتے ہیں کہ بے شک میرا یہ بیٹا سید ہے اور شاید اللہ اس کے ذریعہ سے مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں کے مابین صلح کرادے، آپ نے دونوں کے متعلق فرمایا" ھُمَا رَیحَانَیَّ" وہ دونوں میرے پھول ہیں"

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حسن سے زیادہ کوئی شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ نہ تھا، اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بابت بھی فرمایا ہے کہ وہ صورت میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بہت مشابہ تھے۔ بعض روایات میں آیا ہے کہ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سر سے لیکر سینے تک اور حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سینے سے لیکر پاؤں تک حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ کے مشابہ تھے، گویا دونوں شہزادے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نورانی مرقع اور دلکش، پاکیزہ تصویر تھے۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے علی، فاطمہ، حسن اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے متعلق فرمایا جو ان سے لڑیگا میں اس سے لڑنے والا ہوں اور جو ان سے صلح کریگا میں اس کے ساتھ صلح کرنے والا ہوں۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حسن اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما اہل جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ فرشتہ آج ہی آیا ہے اس سے قبل زمین پر اس کا نزول کبھی نہیں ہوا اس نے اپنے رب سے اذن لیا کہ مجھے سلام دے اور بشارت دے کہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا تمام جنتی عورتوں کی سردار ہیں اور حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت حسن کو کاندھے پر اٹھایا ہوا تھا کہ ایک آدمی نے کہا" اے لڑکے! جس سواری پر تو سوار ہے، بہت عمدہ ہے، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سوار بھی عمدہ ہے!

ایک حدیث پاک میں آیا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعظ فرما رہے تھے کہ اچانک حضرت حسن اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما تشریف لائے، انہوں نے سرخ رنگ کی قمیص پہنی ہوئی ہے، چلتے چلتے گر پڑتے ہیں، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر سے نیچے تشریف لائے اور

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

ان دونوں کو اٹھا کر منبر پر بٹھا لیا اور فرمایا کہ اللہ نے سچ فرمایا ہے "سوا اس کے نہیں تمہارے مال اور تمہاری اولاد فتنہ یعنی آزمائش ہیں"۔ میں نے ان دونوں بچوں کو دیکھا ہے کہ چلتے ہیں اور گر جاتے ہیں تو مجھ سے ان کی یہ حالت دیکھی نہ گئی، یہاں تک کہ میں نے اپنے کلام کو بند کیا اور ان کو اٹھا لیا"۔

حضرت اسامہ بن زید روایت کرتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، رات کا وقت تھا، آپ باہر تشریف لائے، آپ نے بغل ماری ہوئی تھی اور معلوم ہوتا کہ آپ نے بغل میں کوئی چیز چھپائی ہوئی ہے، جب میں اپنی حاجت سے فارغ ہوا تو میں نے عرض کی یارسول اللہ! بغل میں کیا ہے؟ آپ نے بغل کھولی تو کیا دیکھتا ہوں کہ آپ نے حسن اور حسین کو اٹھایا ہوا ہے آپ نے فرمایا "ھذان ابنای و ابنا ابنتی،

"یہ دونوں میرے بیٹے ہیں اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں"

اللھم انی احبھما فاحبھما واحب من یحبھما

"اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر اور ان لوگوں سے محبت کر جو ان سے محبت کرنے والے ہیں"

ام فضل بنت حارث روایت کرتی ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی یارسول اللہ! میں نے آج رات ایک برا خواب دیکھا ہے کہ آپکے جسم اطہر کا ایک حصہ علیحدہ کر کے میری گود میں رکھا گیا ہے! آپ نے فرمایا کہ تو نے نیک خواب دیکھا ہے، انشاء اللہ تعالیٰ فاطمہ کے ہاں لڑکا پیدا ہوگا اور وہ تیری گود میں رکھا جائیگا، اس کے بعد حضرتِ فاطمہ کے ہاں حضرت حسین کی ولادت ہوئی اور اس کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق میری گود میں رکھا گیا، میں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیطرف دیکھا کہ آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں، میں نے عرض کی بابی انت و امی مالک یارسول اللہ؟ "میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ کیوں رو رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا "میرے پاس جبریل آئے ہیں اور خبر دی ہے کہ میری امت میرے اس بیٹے کو شہید کر دیگی! میں نے حیران ہو کر پوچھا کیا اس کو! فرمایا! ہاں! اور جبریل نے ان کی جائے شہادت کی مٹی لا کر دی ہے جو سرخ رنگ کی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دن دوپہر کے وقت میں سویا ہوا تھا کہ خواب میں دیکھا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بال مبارک بکھرے ہوئے اور غبار آلودہ ہیں اور آپ کے ہاتھ میں شیشی ہے جس میں خون ہے۔ میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یہ کیا ہے! آپ نے فرمایا یہ حسین اور اس کے رفقاء کا خون ہے، میں آج شروع دن سے اس کو اس شیشی میں جمع کر رہا ہوں، اس کے بعد جب میں نے اس کا حساب لگایا تو بالکل ٹھیک وہی وقت نکلا جس میں حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ظالم کوفیوں نے میدانِ کربلا میں شہید کیا تھا،

انا للہ وانا الیہ راجعون

الوار الصوفیہ

میں اشتہار دیکر اسے فروغ دیجئے اور ثواب دارین حاصل کیجئے۔

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

از تبرکاتِ علامہ و مفتیٔ اعظم مولانا عبدالعزیز صاحب علیہ الرحمۃ مزنگ لاہور

محرم الحرام

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے "مہینوں کی گنتی اللہ تعالیٰ کے پاس ہے، اللہ کی کتاب میں بارہ مہینے ہیں ان میں چار مہینے حرمت والے ہیں"، ان چار میں سے ایک محرم ہے، اس سے اہلِ اسلام کا سال شروع ہوتا ہے، اس میں بیت اللہ شریف کو غلاف پہنایا جاتا ہے، اسی سے سال کی تاریخ شروع ہوتی ہے، رمضان شریف کے بعد یہ مہینہ افضل ہے،

یہ مہینہ کئی وجوہ سے محترم ہے، اسی میں یوم عاشورہ ہے عاشورہ کی وجہ تسمیہ میں کئی اقوال ہیں:

(۱) چونکہ یہ دن محرم کی دس تاریخ کو ہوتا ہے اسی لئے اسے عاشوراء (یعنی دسواں دن) کہتے ہیں۔

(۲) یہ اس بزرگی کا دسواں ہے جو بزرگی اللہ تعالیٰ نے اس امت کو دی اس سے، ان میں پہلا رجب، دوسرا شعبان تیسرا رمضان، چوتھی لیلۃ القدر ہے جو ہزار مہینے سے بہتر ہے پانچویں عید الفطر کا دن جو یوم الجزاء ہے، چھٹے ذی الحجہ کے دس دن جو اللہ کے ذکر کے دن ہیں، ساتویں عرفہ یعنی حج کا دن اور اس کا روزہ دو سال کا کفارہ ہے، آٹھویں قربانی کا دن، نویں جمعہ کا دن جو سب دنوں کا سردار ہے، دسویں عاشورہ کا دن ہے اور اس کا روزہ ایک سال کا کفارہ ہے۔

(۳) عاشوراء کو اس لئے عاشوراء کہتے ہیں کہ اس میں اللہ تعالیٰ نے دس انبیاء علیہم السلام کو دس کرامتیں عطا فرمائیں۔

(۱)۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ و السلام کی توبہ قبول فرمائی،

۲۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ادریس علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مکانِ بلند (آسمان) میں اٹھا لیا۔

(۳) اسی میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پیدا فرمایا، اپنا خلیل بنایا اور نمرود کی آگ سے نجات دی یعنی آگ گلزار کر دی۔

(۴)۔ اس میں حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کوہِ جودی پر ٹھہری۔

(۵)۔ اس میں حضرت داؤد علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی۔

(۶)۔ اسی میں حضرت ایوب علیہ السلام کی تکلیف دور ہوئی۔

(۷)۔ اس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دریا سے نجات دی اور فرعون کو غرق کیا۔

(۸)۔ اسی میں حضرت یونس علیہ السلام کو مچھلی کے پیٹ سے نجات دی۔

(۹)۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھایا،

(۱۰) اس میں ہمارے نبی مکرم، فخرِ آدم و بنی آدم کو پیدا فرمایا، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وبارک وسلم،

مشہور روایت میں ولادت آنحضرت ۱۲ ربیع الاول شریف ہے۔

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

مولانا مولوی قاضی حاجی شاہ عبدالقدوس صاحب قادری ناظم مدرس جامع العلوم عسکر بنگلور نے اپنے مجموعہ خطیب ۱۳۰ھ میں مزید فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف کو حضرت یعقوب سے بعد فراق و غم بسیار کے دوبارہ ملایا (علیٰ نبینا وعلیہم السلام) اور اسی دن میں اللہ تعالیٰ نے دنیا کو پیدا فرمایا، اسی دن میں سب سے پہلی رحمت لیکر حضرت جبرئیل علیہ السلام نازل ہوگئے، اسی دن سے پہلا مینھ برسا، اسی دن حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شہادت پائی ذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء، سو جس شخص نے عاشورا کے دن روزہ رکھا وہ ایسا ہے جیسا اس نے سارا زمانہ یعنی ہمیشہ ہی روزہ رکھا، جس نے اس دن ننگے کو کپڑا پہنایا وہ عذاب دوزخ سے بچ گیا، اس میں بیمار پرسی کا بڑا اجر ہے اس دن جس شخص نے یتیم کے سر پہ ہاتھ پھیرا یعنی اس کو کھانا کھلایا یا پیاسے کو پانی پلایا اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے کھانے کھلائے گا اور شراب طہور پلائے گا، جو شخص اس دن اپنے اہل و عیال میں کشائش کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کو سارا سال کشائش دیگا (بہجتی)

(غنیۃ الطالبین ص ۱۱۱)

حضرت ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ہم نے اس کا پچاس سال تجربہ کیا ہے سو اس کو صحیح پایا — یہ مہینہ نہ خوشی کا ہے نہ غمی اور ماتم کرنے کا، خوشی کرنا خارجیوں اور یزیدیوں کا کام ہے، اور غمی کرنا روافض کا کام ہے،

اس میں نیک کام کرے اور لغویات اور بدعات سے پرہیز کرے، غنیہ ص ۵۸۴ میں ہے جو عاشورہ کے دن روزہ رکھے گا اس کو دس ہزار فرشتے اور دس ہزار شہید اور دس ہزار حج اور عمرہ کرنے والے کا ثواب ملیگا۔

دوسری حدیث شریف میں ہے جو عاشورا کے دن روزہ رکھے گا اس کو ساٹھ سال کی عبادت کا ثواب ملیگا جس میں دن کو روزہ اور رات کو قیام کیا جائے، اس میں معمولاً روزہ رکھتا ہے اور جنگل کے جانور بھی روزہ رکھتے ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں عاشورا کے دن قریش جاہلیت کے زمانہ میں روزہ رکھتے تھے اور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم بھی مکہ مکرمہ میں روزہ رکھتے تھے لیکن جب مدینہ منورہ میں تشریف لائے اور رمضان شریف کے روزے فرض ہوئے تو فرمایا اب جس کا دل چاہے روزہ رکھے جس کا دل چاہے نہ رکھے،

دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے یہود کو روزہ رکھتے دیکھ کر پوچھا تو انہوں نے روزہ رکھنے کی وجہ بیان کی کہ اس دن اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کو فرعون کی قوم پر غلبہ عطا فرمایا لہذا اس دن کی تعظیم کیلئے روزہ رکھتے ہیں، مگر یہود کی مخالفت کیلئے ہمیں حکم ہے کہ وہ ایک روزہ رکھتے ہیں تو تم دو روزے رکھو، نو اور دس کو یا دس اور گیارہ کو، شب عاشورا کو قیام کرنے اور دن کو نوافل پڑھنے کا بہت بڑا ثواب ہے،

علامہ مجدالدین فیروزآبادی متوفی ۸۱۷ھ اپنی کتاب سفر السعادت کے آخر میں فرماتے ہیں:۔

"درباب فضائل عاشورہ و استحباب صیام آں ثابت شدہ و سائر احادیث در فضل آں و فضل صلوٰۃ و انفاق خضاب و دہان و اکتحال و طبخ حبوب وغیر ذلک مجموع و موضوع و مفتری است"

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی اس کی شرح میں فرماتے ہیں کہ عاشورہ کی عظمت اور فضائل اور وقوع و وقائع عظیم میں جتنی احادیث آئی ہیں وہ سب محدثین کے نزدیک موضوع ہیں

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

ان میں صرف استحباب صوم کی حدیث صحیح ہے حتٰی کہ بعض صحیح احادیث میں آیا ہے کہ تین چیزوں کو سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سفر و حضر میں ترک نہیں فرماتے تھے : ۱۔ سنتِ فجر ، ۲۔ روزہ عاشورا ، ۳۔ تین روزے ۱۳، ۱۴، ۱۵ ہر ماہ میں ۔

اسی طرح ابن جوزی نے ان کو موضوعات میں ذکر کیا ہے اور ابن قیم نے بھی تشریح کی لیکن جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے فرمایا اگرچہ ان احادیث کی کل سندیں ضعیف ہیں مگر کئی ضعیف حدیثیں ایک دوسری سے مل کر قوت (یعنی حسن) کا فائدہ دیتی ہیں اور ابن تیمیہ کا حدیث توسیع علی العیال کے متعلق یہ کہنا کہ اس میں کچھ وارد نہیں ہوا اس کا وہم ہے ۔ اسی طرح صواعق محرقہ میں ابن حجر نے فرمایا اور براہین قاطعہ ترجمہ فارسی صواعق میں بھی ہے اور باقی اعمال جو بعض کتابوں میں ہیں ان کو خصائلِ عشرہ کہا گیا ہے ، یہ حدیث ترمذی شریف میں دیکھیں بمشکوٰۃ شریف بحوالہ ترمذی شریف)

اور ان کو نظم میں بیان کیا گیا ہے جیسا کہ ریاض الناصحین صفحہ میں ہے ۔

چوں در آید روزہ عاشورا ، حرب کربلا !
اندر و دو سنت است نیکو نگہداری بہا !
روزہ و غسل و مسواک ، سرمہ و جو بکار
توبہ و قرآں فرو خواندن نماز و بس دعا !

محدثین ان کو اصلاً قبول نہیں کرتے اور موضوع اور مفتری کہتے ہیں ، بہر صورت اہل سنت کو چاہئے کہ بدعت ، روافض ، ندبہ ، نوحہ ، عزاداری وغیرہ سے اجتناب کریں ، اگر کسی کا ماتم کرنا جائز ہوتا تو اس کیلئے سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ مبارک زیادہ لائق تھی اذا للبیس فلیس ،

اور اس روز کو عید بھی بنائیں کہ اس طریق سے بدعت کا مقابلہ بدعت سے اور فاسد اور شر کا مقابلہ فاسد اور شر سے ہوگا جس کو صحابی نے جائز نہیں رکھا اور نہ ہی ائمہ اربعہ نے ، اگر حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حالات صحیحہ بیان کریں تو اس میں کچھ حرج نہیں ، مگر ایسی مجلس میں پہلے صدیق اکبر پھر عمر پھر عثمان غنی پھر علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے حالات شہادت بیان کئے جائیں بعد ازاں حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حالات بیان کریں تاکہ روافض اور اہل سنت کے درمیان امتیاز ہو جائے ۔

بقیہ رویتِ ہلال

جو شہادت دیتے ہیں کہ خود ان دونوں عالموں نے چاند دیکھا اور دوسرے بہت سے لوگوں نے دیکھا ہے ، علاوہ ان خبروں کے جو مرکزی رویتِ ہلال کمیٹی کو حاصل ہوئیں شہادت کو شرعی طریقہ پر صحیح پاکر چاند دیکھے جانے کا اعلان کر دیا جاتا ہے کہ کل جمعرات کو عید ہو گی ، یہ اعلان کسی ایک شخص یا کسی ایک رکن کمیٹی کی طرف سے نہیں بلکہ پوری کمیٹی متفقہ طور پر کرتی ہے کہ چاند دیکھا گیا گویا مغربی پاکستان کے چار مقامات پر لوگوں نے چاند دیکھا اور اس کی اطمینان بخش شرعی شہادت کی موجودگی میں رویتِ ہلال ثابت ہو گئی

اور ظاہر ہے کہ
قضائے قاضی
حجت
ہے ۔

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

شہنشاہِ اقلیمِ ولایت افقِ حقانیت کے نیّرِ اعظم حضرت امیرِ ملت

مولانا الحاج

پیر سید جماعت علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

علی پور سیداں ملک پاکستان کے مغربی صوبے کے دار الخلافہ لاہور سے تقریباً ۶۳ میل بجانب شمال مشرق اور شہر سیالکوٹ سے تقریباً ۳۰ میل بجانب جنوب مشرق اور ریلوے جنکشن نارووال سے ۹ میل کے فاصلہ پر واقع ہے یہ خطہ مغل شہنشاہ ہمایوں کے عہد میں حضرت سید محمد نوروز صاحب علیہ الرحمۃ کے شیراز سے تشریف لاکر اقامت فرمانے کے سبب آباد ہوا، اور آپ ہی کی اولاد سے یہ قریہ آباد ہے آپ اپنے عہد کے ممتاز اہل اللہ تھے، آپ کا سلسلہ طریقت قادریہ تھا۔ آپ کی اولاد اشراف میں حضرت مولانا پیر سید کریم شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے علم و عرفان و فیض رسانی خلق اللہ میں شہرت پائی، آپ کثرت سے عبادت فرماتے تھے، آسودہ حال زمیندار تھے، آپ کا عقدِ نکاح خاندانِ سادات کی زاہدہ عابدہ خاتون سے ہوا جن کے بطنِ مبارک سے تین صاحبزادے تولد ہوئے جن کے اسمائے گرامی یہ ہیں:

۱۔ حضرت پیر نجابت علی شاہ صاحب

۲۔ اعلیحضرت الحاج الحافظ پیر سید جماعت علی شاہ صاحب

۳۔ حضرت پیر سید صادق علی شاہ صاحب رضی اللہ عنہم

ان بزرگوں نے اسوۂ اسلاف کو برقرار رکھتے ہوئے دین کی خدمت اور مخلوق کی ہدایت و حاجت روائی اختیار فرمائی بالخصوص تبلیغِ دین و ملت کی خدمت میں جو انتھک کوششیں اعلیحضرت ممدوح نے فرمائی ہیں وہ بے مثال ہیں (قدس سرہٗ)

مولودِ مسعود

آپ کی ولادت مبارکہ انیسویں صدی عیسوی کے تقریباً ۱۸۳۳ء میں آپ کے آبائی وطن علی پور سیداں میں واقع ہوئی،

زمانۂ طفلی اور ابتدائی تعلیم

آپ بچپن سے خلیق، صداقت شعار، متواضع اور ذہین تھے قدیم رواج کے مطابق آپ کی تعلیم حفظِ قرآن سے شروع ہوئی اور حفظِ کلام اللہ کے بعد فارسی، عربی کی تعلیم کا سلسلہ شروع ہوا،

آپ نے ہندوستان کے مشاہیر علماء کی تعلیم و صحبت سے استفادہ کیا اور اسناد حاصل کیں، زمانہ تعلیم ہی میں حضرت مولانا مولوی فضل الرحمن صاحب (گنج مراد آباد) سے سندِ حدیث حاصل فرمائی، اس کے علاوہ تین دیگر محدثین سے بھی سندِ حدیث حاصل کی، آپ جامع معقول و منقول تھے،

بیعت و اجازت

آپ کو زمانہ تعلیم میں اپنے والد ماجد سے سلسلہ قادریہ

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

میں اجازت تھی لیکن آپ کی طبیعت کا میلان سلسلۂ نقشبندیہ کیطرف تھا اور آپ نے تلاشِ شیخ میں اکثر شائخین ہند کی زیارت کی اور ان کی خدمت میں حاضر بھی ہوئے، کسی بزرگ نے آپکو بتلایا کہ آپ کا حصہ حضرت بابا جی فقیر محمد صاحب نقشبندی چوراہی علیہ الرحمۃ کے پاس ہے،

آپ حضرت باباجی سے استفادہ کے مشتاق تھے ہی کہ باباجی صاحب علی پور شریف کے قریب ایک گاؤں چک قریشیاں میں اتفاقاً وارد ہوئے، اس زمانہ میں آپ فارغ التحصیل ہو کر علی پور شریف میں تشریف فرما تھے، حضرت باباجی علیہ الرحمۃ کے ورود پر آپ ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضرت باباجی نے آپ کو بڑے پیار سے اپنے ارادتمندوں میں شامل فرما لیا اور ایک ہفتہ کے اندر دستارِ خلافت عطا فرما کر اشاعتِ سلسلۂ نقشبندیہ کی اجازت مرحمت فرمائی۔

عام حالات

آپ کو زمانۂ تعلیم سے تبلیغِ دین کا شوق اور کلام اللہ سے عشق تھا، اسی زمانہ سے تبلیغی وعظوں کا سلسلہ شروع کر دیا تھا۔ آپ ہر سال ماہِ رمضان المبارک میں اول اپنے والد ماجد علیہ الرحمۃ کو تراویح میں قرآنِ پاک سناتے تھے اور اکثر و بیشتر ایک رات میں قرآن پاک کا ختم فرمایا کرتے تھے۔ آپ کا حفظِ قرآنِ کریم تمام عمر پختہ رہا اور جب کسی مسجد یا مجلس میں یا مکان میں کوئی قاری قرآنِ پاک سناتا تو اس کی کوئی چھوٹی سی غلطی کیوں نہ ہوتی آپ اسکی فوراً اصلاح فرما دیتے، اس زمانہ میں گو ادھر ریل جاری نہیں ہوئی تھی، شہر و اضلاع سیالکوٹ، امرتسر کے بہت لوگ آپ کی بیعت سے مشرف ہونے لگے تھے اور آپ کے علم و فضل اور مواعظِ حسنہ کی شہرت ہو گئی، آپ کے مواعظ نہایت سلیس، عام فہم اور مدلل بہ دلائل قرآن و احادیث شریفہ، موزوں و برجستہ اشعار ہوتے تھے جس سے دیگر مذاہبِ باطلہ کے رد میں آپ جو فرماتے تھے اس کا اثر فوراً ہو جاتا تھا اور اکثر لوگ فوراً تائب ہو جاتے تھے،

مساجد میں جب آپ مسئلہ نماز پر وعظ فرماتے تو سامعین سے کلمہ شریف پڑھا کر فوراً پابندیٔ نماز کا حلف لیتے کہ اب نماز نہیں چھوڑیں گے۔ آپ نے تا آخرِ عمر تخمیناً ۸۰، ۹۰ سال اپنے وعظوں کے ذریعہ کروڑوں بے نمازوں کو پنج وقتہ پختہ نمازی اور تہجد گذار بنا دیا۔

آپ نے کوئی کتاب تصنیف نہیں فرمائی، فرماتے تھے کہ دیگر علمائے کرام نے بہترین کتابیں لکھی ہیں مگر ان کے خریدنے اور پڑھنے کا شوق آج کل بہت کم ہے، اور جو پڑھتے یا سنتے ہیں ان پر بہت قلیل اثر ہوتا ہے، چنانچہ آپ نے ملک کے طول و عرض میں سفر فرما کر لوگوں کے کانوں تک بلکہ دلوں تک مسائلِ حقہ پہنچائے اور لوگوں کو دینِ اسلام کا پابند بنایا۔

ترکوں کی حکومت کے زمانہ میں جب آپ مدینہ طیبہ حاضر ہوتے تو مدتِ قیام تک روزانہ مسجدِ نبوی میں وعظ فرمایا کرتے، آپ کے دل میں عشقِ رسولِ انام صلی اللہ علیہ وسلم بے پناہ تھا، آپ ۱۳۱۰ھ مطابق ۱۸۹۳ء میں پہلی مرتبہ حج و زیارت سے مشرف ہوئے تھے اور شوقِ زیارت حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس قدر غالب تھا کہ ہر سال

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

حج و زیارت کیلئے تشریف لے جاتے تھے، نیاز مند کو اپنے پہلے سفرِ حج میں آپ کی معیت نصیب ہوئی۔

ہم رضوانی جہاز میں سمندر پار کر رہے تھے، بادبانی کشتیوں کے سفر کا جہاز کے سفر سے مقابلہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمارا پہلا سفرِ حج بمبئی سے لندن جانے والے دخانی جہاز پر نہر سویز تک اور وہاں سے ترکوں کے ہوائی جہاز سے جدہ شریف تک اور اس کے بعد صحرائی سفر اونٹوں پر حرمین شریفین تک ہوا تھا مگر اب تو موٹروں میں آرام کا سفر ہوتا ہے اور سمندری سفر کیواسطے سب حاجیوں کیلئے کراچی سے جدہ تک جہاز مل جاتے ہیں۔

وصال سے ایک سال قبل یعنی ۱۳۷۹ھ کا حج بہ سبب سخت علالت کے قضا ہوا اور دونوں جنگ عظیم کے زمانے میں ماسوائے ۱۹۲۳ء کے حج کے جب کہ حج کے راستے مسدود تھے یا دیگر ایام میں کسی خاص عذر کے سبب آپ کے حج قضا ہوئے، باقی ایام میں ہر سال بلاناغہ حج و زیارت کے لئے سفر کرنا آپ نے اپنے اوپر واجب و ضروری فرما لیا تھا، آپ کے حجوں کا صحیح علم کسی کو نہیں کہ تعداد کیا تھی، جب بھی کسی نے دریافت کیا تو فرماتے تھے کہ "فقیر نے حساب رکھنے کیلئے حج نہیں کئے"۔

آپ کے تمام اسفارِ حج کا اہم مقصد دربارِ نبوی کی حاضری اور متوکلین، مساکین و صالحین عرب شریف کی اپنے مقدور سے کہیں زیادہ مالی و غذائی امداد فرمانا ہوتا تھا، آپ اپنے پاس زیادہ سے زیادہ زرِ نقد کے علاوہ بہت سے ملبوسات اور اجناس کی بوریاں لیجاتے اور تقسیم فرماتے تھے،

حرمین شریفین میں آپ کی شاہانہ سخاوت زبانِ زدِ خاص و عام ہے اور نیاز مند کو اس کا عینی شاہد ہے، یہاں ایک لطیفہ کا ذکر بے جا نہ ہوگا، ایک دفعہ جب آپ حرم شریف مکہ مکرمہ کے بابِ ابراہیم سے باہر آرہے تھے تو ایک حاسد ہندوستانی مولوی نے آپ کو یوں مخاطب کیا" شاہ صاحب آپ پھر حج کیلئے تشریف لائے ہو، کیا آپکا یہ حج قبول ہوا ہوگا؟" آپ نے جواب میں فرمایا" فقیر کے گاؤں میں دو سو سے زیادہ مسلمانوں کے گھر ہیں وہاں سے سوا فقیر کے کسی کو نہیں بلایا، حج قبول کر لیا ہے تو بلایا اور میرے گاؤں سے کسی اور کو نہیں بلایا ہے"۔

اس برجستہ جواب سے ساکت اور اس کا چہرہ زرد ہوگیا۔

حجاز ریلوے فنڈ سنہ ۱۹۱۰ء میں

بیسویں صدی کے اوائل میں اگرچہ حکومت ترکی کے خزانے میں کروڑوں پونڈ موجود تھے لیکن تمام دنیا کے غرباء و اغنیا سب کو یکساں حرمین شریفین میں ایک حسناتِ جاریہ میں حصہ دلوانے کی غرض سے سلطان روم خلیفۃ المسلمین عبد الحمید خاں نے حجاز ریلوے کی تجویز پیش کی کہ ایک ریلوے لائن دمشق ملکِ شام سے مدینہ منورہ، جدہ، مکہ مکرمہ تک جاری کی جائے اور چندہ طلب کیا جائے، اس پر اعلیٰحضرت امیر ملت مجدد ملت مجدد دیارِ حجاز نے ڈیڑھ لاکھ روپے جیب خاص اور

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

متوسلین سے جمع فرما کر ارسال فرمایا، سلطانِ روم نے اس مہتمم بالشان خدمت کے صلہ میں آپ کو چھ طلائی تمغے اور اسناد بہ دستخطِ خود ارسال کئے۔

۱۹۱۱ء میں جب لاہور کے ایک عظیم الشان اجتماع ہوا جس میں حضرت قبلۂ عالم شہنشاہ اقلیم ولایت بھی تشریف فرما تھے علی گڑھ یونیورسٹی کیلئے نواب وقار الملک اور سر آغا خان نے اپنی ٹوپی اتار کر اس علیم روحانیت کے بادشاہ کے قدموں میں رکھدی کہ ایک یونیورسٹی کیلئے روپیہ عطا کریں تو آپ نے اس موقع پر بھی کئی لاکھ روپیہ اپنے جیب خاص اور عقیدتمندوں سے جمع کر کے دیا۔

سرینگر کشمیر کا ایک بنگالی پنڈت جو وہاں کے ایک مدرسہ کا ماسٹر تھا آپ کے وعظ سے متأثر ہو کر حلقہ بگوش اسلام ہوا غیر مسلموں کے آپ کے مبارک ہاتھ پر مسلمان ہونیکے سینکڑوں شواہد موجود ہیں جو یہاں بخوفِ طوالت درج نہیں کئے جا سکتے۔

فتنۂ ارتداد

جنگ عظیم اول کے اختتام پر ۱۹۲۳ء میں ہندوستان کا مشہور آریہ سماجی لیڈر پنڈت سردھانند نامی نے یوپی کے صوبے میں شرمی شنگھٹن نامی تحریک سے مسلمانوں کو مرتد بنا کر ہندو مذہب میں داخل کرنیکی ناکام کوشش کی اور دعویٰ کیا کہ جب تک ایک لاکھ مسلمانوں کو ہندو نہیں بناؤنگا، آرام سے نہیں بیٹھوں گا۔

ہمارے پیر و مرشد حضرت امیر ملت قدس سرہٗ نے اس وقت مسلمانوں کو فتنۂ ارتداد سے بچانے کیلئے جو کارنامہ سر انجام دیا اس پر نہ صرف اہل اسلام بلکہ خود اسلام بھی ناز کریگا۔

آپ نے اس وقت تحریک کفر کو پسپا کرنے کیلئے اپنے خرچ سے کئی سو مبلغین صوبہ یوپی سے کشمیر تک کے دیہات میں بھیجے جہاں انہوں نے مدرسے کھولے، بالغوں اور بچوں کو نماز سکھائی اور کلام پاک پڑھایا۔ یونانی انگریزی دواخانے جاری کئے اس کے اثر سے نہ صرف مرتد مسلمان دوبارہ اسلام میں آگئے بلکہ ان کے ساتھ کثیر تعداد میں ہندو اور عیسائی بھی ہمیشہ کیلئے اسلام سے ہمکنار ہوگئے۔

جب اسلام کو مٹانے کیلئے ہر طرف سے باد صرصر زوروں پر چل رہی تھی اس وقت آپ نے گرتے ہوئے اسلام کو سہارا دیا اور اس کے بقاء و احیاء میں ہر طرح کا ایثار اور قربانی پیش کی، اس اعتبار سے آپ کو نہ صرف مجدد بلکہ محی الدین کہا جائے تو عین صواب ہے۔

آپ کے حالات و واقعات جس سے دین اور اسلام کو، سیاست اور دنیوی اور ملکی امور کو جو فائدہ پہنچا ان کا احاطہ کرنا ان اوراق میں ناممکن ہے اس لئے ہم نے جو کچھ بیان کیا ہے اسی پر اکتفار کرتے ہیں۔

شعر

بر درِ پیرے برو ہر صبح و شام
تا ترا حاصل شود مقصد تمام

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

اللہ والوں کا حج

حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے امام باقر محمد بن علی جب حج کو تشریف لے گئے اور بیت اللہ شریف پر نظر پڑی تو اتنے زور سے روئے کہ چیخیں نکل گئیں، لوگوں نے کہا کہ آپ چیخ نہ ماریں سب کی نظریں ادھر لگ گئیں، فرمایا کہ اللہ جل شانہ میرے رونے کیوجہ سے رحمت کی نظر فرمالے جس کی وجہ سے کل قیامت کے دن کامیاب ہوجاؤں، اس کے بعد طواف کیا اور طواف کے مقام ابراہیم پر جاکر نفل پڑھے تو سجدہ کی جگہ آنسوؤں سے بھیگ گئی تھی۔

آپ نے اپنے ایک ساتھی سے فرمایا کہ مجھے سخت رنج ہے اور میرا دل فکر میں مشغول ہے۔ کسی نے پوچھا کہ آپکو کس چیز کا رنج ہے؟ فرمایا کہ جس کے دل میں اللہ کا خالص دین داخل ہوجائے وہ اس کو اللہ کے ماسوی سے خالی کر دیتا ہے اور دنیا ان چیزوں کے علاوہ اور کیا چیز ہے، یہی سواری ہے جس پر سوار ہو کر آئے ہو، یہی کپڑا ہے جس کو پہن رکھا ہے یہی بیوی ہے جو مل گئی ہے، یہی کھانا ہے جو کھایا ہے۔

حضرت لیث بن سعد کہتے ہیں کہ میں ۱۱۳ھ میں پیدل حج کو گیا تو عصر کی نماز کے وقت جبل ابو قبیس پر چڑھ گیا، وہاں میں نے ایک صاحب کو بیٹھے دیکھا کہ وہ دعائیں مانگ رہے ہیں، اور یارب! یارب! اتنی مرتبہ کہا کہ دم گھٹنے لگا پھر انہوں نے یاربّاہ! یاربّاہ! اسی طرح کہا کہ دم نکلنے لگا، پھر اسی طرح یا اللہ! یا اللہ! کہتے رہے کہ دم گھٹنے لگا پھر اسی طرح یا حیّ! یا حیّ! کہتے رہے، پھر اسی طرح یا رحمٰن! یا رحمٰن! پھر یا رحیم! یا رحیم! اس طرح کہا کہ دم گھٹنے لگا، پھر اسی طرح یا ارحم الرّاحمین کہا سات مرتبہ دم گھٹنے لگا۔ اس کے بعد وہ کہنے لگے کہ یا اللہ! میرا انگوروں کو جی چاہتا ہے وہ عطا فرما اور میری چادریں پرانی ہوگئی ہیں!

لیث کہتے ہیں خدا کی قسم ان کی زبان سے لفظ پورے نکلے بھی نہ تھے کہ میں نے ایک ٹوکری انگوروں سے بھری ہوئی رکھی دیکھی حالانکہ اس وقت روئے زمین پر کہیں انگور کا نشان نہ تھا اور دو چادریں رکھی ہوئی دیکھیں،

انہوں نے انگور کھانے کا ارادہ کیا تو میں نے کہا کہ میں بھی ان میں آپ کا شریک ہوں، فرمایا کیسے؟ عرض کیا جب آپ دعا کر رہے تھے تو میں آمین کہہ رہا تھا، فرمانے لگے آؤ کھاؤ لیکن اس میں سے کچھ ساتھ نہ لیجانا۔

میں آگے بڑھا اور ان کے ساتھ ایک ایسی عجیب چیز کھائی کہ عمر بھر ایسی چیز نہ کھائی تھی۔ وہ عجیب قسم کے انگور تھے کہ ان میں بیج بھی نہ تھا، میں نے خوب پیٹ بھر کر کھائے مگر اس ٹوکری میں کچھ کمی نہ ہوئی، پھر انہوں نے فرمایا کہ ان دونوں چادروں میں سے جونسی تمہیں پسند ہو لے لو، میں نے عرض کیا کہ چادر کی مجھے ضرورت نہیں، پھر فرمانے لگے کہ ذرا

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

سامنے سے ہٹ جاؤ میں ان کو پہن لوں، میں پرے ہٹ گیا تو انہوں نے ایک چادر لنگی کیطرح پہن لی اور دوسری اوڑھ لی اور جو چادریں پہلے سے اوڑھے ہوئے تھے ان کو ہاتھ میں لیکر نیچے اترے، میں پیچھے ہولیا، جب صفا مروہ کے درمیان پہنچے تو ایک سائل نے کہا کہ رسول اللہ کے بیٹے یہ کپڑا مجھے دے دیجئے اللہ تعالیٰ آپ کو جنت کا جوڑا عنایت فرماتے۔

آپ نے وہ دونوں چادریں اس کو دے دیں،

میں نے اس سائل کے قریب جاکر اس سے پوچھا کہ کون ہیں؟ اس نے کہا کہ حضرت امام جعفر صادق ہیں! پھر ان کے پاس واپس آیا کہ ان سے کچھ سنوں مگر پھر کہیں پتہ نہ چلا کہ کہاں تشریف لیگئے۔

یہ حضرت امام باقر کے صاحبزادے ہیں، حضرت امام مالک فرماتے ہیں کو میں بار ہا ان کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے ان کو تین ہی رتوں میں سے ایک نہ کسی میں مشغول پایا، نماز یا تلاوت یا روزہ، اور بغیر وضو کے حدیث نقل نہ فرماتے تھے۔

حضرت سفیان الثوری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جعفر سے سنا فرماتے تھے اس زمانہ میں سلامتی کمیاب ہوگئی اور اگر وہ کہیں مل سکتی ہے تو گوشہ گمنامی میں ہے اور اگر اس میں نہیں (یعنی یہ میسر نہ ہو سکے) تو پھر یکسوئی اور تنہائی میں تلاش کیجئے لیکن تنہائی گمنامی کے برابر نہیں ہو سکتی اور اگر وہاں بھی نہ مل سکے تو پھر چپ رہنے میں اور چپ رہنا تنہائی کے برابر نہیں ہو سکتا اور اگر خاموشی میں بھی نہ ہو سکے تو پھر سلف صالحین کے کلام میں، اور سعید شخص وہ ہے جو اپنے نفس میں خلوت اور یکسوئی پائے۔

حضرت جعفر اپنے باپ دادا کی روایت سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جس شخص پر اللہ تعالیٰ کا کوئی انعام ہو اس کو ضروری ہے کہ اس کا شکر ادا کرے اور جس پر رزق میں تنگی ہو وہ استغفار کی کثرت کرے اور جس کو کوئی پریشانی لاحق ہو وہ لاحول پڑھے۔

حضرت شقیق بلخی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ میں ۱۴۹ھ میں حج کو جا رہا تھا راستے میں قادسیہ (ایک شہر کا نام تھا) میں اترا۔ میں لوگوں کا ہجوم اور کثرت اور زیب وزینت دیکھ رہا تھا، میری نظر ایک نوجوان خوبصورت پر پڑی کہ اس نے کپڑوں کے اوپر بالوں کا ایک کپڑا پہن رکھا ہے، پاؤں میں جوتا بھی ہے اور سب سے علیحدہ بیٹھا ہے، میں نے خیال کیا کہ یہ شخص صوفی قسم کے آدمیوں میں سے معلوم ہوتا ہے کہ راستے میں دوسروں پر بوجھ بنے گا، میں اس کو جاکر فہمائش کروں،

اس خیال سے میں اس کے قریب گیا، جب اس نے مجھے اپنی طرف آتے دیکھا تو کہنے لگا کہ اے شقیق! اِجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ، "بدگمانی سے بچو بعض گمان گناہ ہوتے ہیں" اور یہ کہہ کر مجھے چھوڑ کر چل دیا۔ میں نے سوچا کہ یہ تو بڑی مشکل بات ہوگئی میرا نام لیکر (حالانکہ وہ مجھے جانتا بھی نہیں) میرے دل کی بات کہہ کر چل دیا، میں نے کہا کہ یہ شخص تو واقعی بزرگ معلوم ہوتا ہے میں اس کے پاس جاکر اپنے گمان کی معافی کراؤں،

میں جلدی جلدی اس کے پیچھے چلا مگر وہ میری نظروں سے

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

غائب ہوگیا، پتہ نہ چلا۔

جب ہم واقصہ پہنچے تو دفعتہً اس پر نظر پڑی کہ وہ نماز پڑھ رہا ہے اور اس کا بدن کانپ رہا ہے اور آنسو بہہ رہے ہیں۔ میں نے اسے پہچان لیا اور اس کی طرف بڑھا تاکہ اپنے گمان کی معافی کراؤں مگر میں نے اس کی نماز سے فراغت کا انتظار کیا اور جب وہ سلام پھیر کر بیٹھا تو میں اسکی طرف بڑھا جب اسکانے مجھے اپنی طرف بڑھتے ہوئے دیکھا تو کہا اے شقیق! پڑھو اِنِّی لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰی "اور بلاشبہ میں بڑا بخشنے والا ہوں ایسے لوگوں کو جو توبہ کرلیں اور ایمان لے آئیں اور پھر سیدھے راستہ پر قائم رہیں۔"

یہ آیت پڑھ کر وہ پھر چل دیا۔ میں نے کہا یہ تو ابدال میں سے معلوم ہوتا ہے، دو مرتبہ میرے دل کی بات پر تنبیہ کر چکا ہے۔ — پھر جب ہم زبالا میں پہنچے تو دفعتہً میری نظر اس جوان پر پڑی کہ وہ کنوئیں پر کھڑا ہے، ایک چھوٹا سا پیالہ اس کے ہاتھ میں ہے اور کنوئیں سے پانی نکالنے کا ارادہ کر رہا تھا کہ وہ پیالہ کنوئیں میں گر پڑا۔ میں اسکی طرف دیکھ رہا تھا، اس نے آسمان کیطرف دیکھا اور ایک شعر پڑھا جس کا ترجمہ یہ ہے کہ:

"تو ہی میرا پرورش کرنے والا ہے جب میں پیاسا ہوں پانی سے۔ اور تو ہی میری روزی کا ذریعہ ہے جب میں کھانے کا ارادہ کروں۔"

اس کے بعد اس نے کہا "اے میرے اللہ! تجھے معلوم ہے، اے میرے معبود! میرے آقا! کہ اس پیالہ کے سوا میرے پاس کچھ نہیں ہے بس اس پیالہ سے مجھے محروم نہ فرمائیے!

شقیق کہتے ہیں خدا کی قسم! میں نے دیکھا کہ کنوئیں کا پانی اوپر آگیا، اس نے ہاتھ بڑھایا اور پانی کا پیالہ بھر کر باہر نکال لیا، وضو کیا اور چار رکعت نماز پڑھی، اس کے بعد ریت اکٹھا کر کے ایک ایک مٹھی بھر کر اس میں ڈالتا جاتا تھا اور اس کو ہلا کر پی رہا تھا، میں اس کے قریب گیا اور سلام کیا اس نے سلام کا جواب دیا۔ میں نے کہا اللہ نے جو نعمت تجھے عطا کی ہے اس میں سے اپنا بچا ہوا کچھ مجھے کھلا دیجئے۔

کہنے لگا "شقیق! اللہ جل شانہٗ کی ظاہری اور باطنی نعمتیں ہم پر رہی ہیں، اپنے رب پر نیک گمان رکھو، یہ کہہ کر وہ پیالہ مجھے دے دیا۔ میں نے جو اس کو پیا تو خدا کی قسم! اس میں ستو اور شکر گھلی ہوئی تھی، اس سے زیادہ خوش ذائقہ اور اس سے زیادہ خوشبودار چیز میں نے کبھی نہیں کھائی تھی۔

میں نے خوب پیٹ بھر کر پیا جس کی برکت سے کئی دن تک نہ تو مجھے بھوک لگی نہ پیاس لگی، اس کے بعد مکہ مکرمہ داخل ہونے تک میں نے اسے نہیں دیکھا، جب ہمارا قافلہ مکہ مکرمہ پہنچ گیا تو میں نے قبۃ الشراب کے قریب ایک مرتبہ آدھی رات کے وقت نماز پڑھتے دیکھا، بڑے خشوع سے نماز پڑھ رہا تھا اور خوب رو رہا تھا۔

صبح تک اسی طرح نماز پڑھتا رہا۔ جب صبح ہوئی تو وہ اسی جگہ بیٹھا تسبیح پڑھتا رہا، اس کے بعد صبح کی نماز پڑھی اور پھر بیت اللہ شریف کا طواف کیا، پھر وہ باہر جانے لگے تو میں ان کے پیچھے ہولیا، باہر جا کر دیکھا تو راستہ میں جس حالت میں دیکھا تھا اس کے بالکل برعکس حشم خدم غلام موجود ہیں، چاروں طرف

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

سے اس کو گھیر رکھا ہے، سلام کر کے حاضر ہو رہے ہیں، میں نے ایک شخص سے جو میرے قریب تھا دریافت کیا کہ یہ بزرگ کون ہیں؟ تو اس نے بتایا کہ حضرت موسیٰ بن جعفر یعنی حضرت جعفر صادق کے صاحبزادے ہیں! مجھے تعجب ہوا کہ اور میں نے خیال کیا کہ یہ عجائب واقعی ایسے سید کے ہونا چاہئیں۔

حافظ ابن حجر نے تہذیب میں لکھا ہے کہ حضرت موسیٰ کاظم کے مناقب بہت ہیں، ان حضرات کا تو پوچھنا ہی کیا کہ اس خاندان کے چاند سورج اور ستارے ہیں، حق تعالیٰ نے اس خاندان ہی میں وہ خصوصی جواہر اور اخلاق کا کمال رکھا ہے جہاں تک ہم جیسوں کی پرواز بھی نہیں ہے، سادات کے خاندان کا معمولی انسان بھی اپنے اندر کوئی عجیب عادت رکھتا ہے ؎

این خانہ ہمہ آفتاب است

حضرت ابو سعید خزاز فرماتے ہیں کہ میں مسجد حرام میں گیا تو میں نے ایک آدمی کو دیکھا کہ اس پر دو پھٹے ہوئے کپڑے ہیں اور لوگوں سے سوال کر رہا ہے، میں نے اپنے دل میں سوچا کہ ایسے لوگ آدمیوں پر بوجھ ہوتے ہیں، اس نے میری طرف دیکھا اور یہ آیت پڑھی وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰہَ یَعْلَمُ مَا فِیْ اَنْفُسِکُمْ فَاحْذَرُوْہُ "اس کا یقین رکھو کہ اللہ جل شانہ جانتا ہے اس چیز کو جو تمہارے دلوں میں ہے پس اس سے ڈرتے رہا کرو"۔

ابو سعید کہتے ہیں کہ میں نے اپنے دل میں اپنی بدگمانی سے توبہ کی تو اس نے مجھے آواز دی اور یہ آیت پڑھی وَھُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَۃَ عَنْ عِبَادِہٖ وَیَعْفُوْا عَنِ السَّیِّاٰتِ "اور وہ ایسی پاک ذات ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور تمام گناہوں کو معاف کر دیتا ہے"۔

ایک بزرگ کہتے ہیں کہ میں ایک قافلہ کے ساتھ جا رہا تھا کہ راستہ میں میں نے خیال کیا کہ یہ ضعیفہ اس لئے قافلے کے آگے آگے جا رہی ہے کہ کہیں قافلہ کا ساتھ نہ چھوٹ جائے، میرے ساتھ چند درہم تھے وہ میں نے نکال کر اس کو دینے لگا اور اس سے کہنے لگا کہ جب قافلہ منزل پر ٹھہرے تو مجھے تلاش کر کے مل لینا، میں قافلہ والوں سے کچھ چندہ جمع کر کے تجھے دے دوں گا، اس سے سواری کرایہ کر لینا اس نے اپنا ہاتھ اوپر کو کیا اور مٹھی میں کوئی چیز لی تو درہم تھے وہ اس نے مجھے دے دئے اور کہا کہ تو نے جیب سے لئے ہم نے غیب سے لئے۔

اس کے بعد میں نے عورت کو دیکھا کہ وہ خانہ کعبہ کا پردہ پکڑے ہوئے چند اشعار پڑھ رہی ہے جن کا ترجمہ یہ ہے :-

"اے دلوں کے محبوب میرے لئے تیرے سوا کوئی نہیں، آج تو رحم کر دے، اس پر جو تیری زیارت کو حاضر ہوئی میرا صبر جاتا رہا اور تیرا اشتیاق بہت بڑھ گیا اور دل کو اس سے انکار ہے کہ وہ تیرے سوا کسی سے محبت کرے، تو ہی میرا سوال ہے، تو ہی میرا مطلوب ہے، تو ہی میری مراد ہے، کاش مجھے یہ معلوم ہو جاتا کہ تیری ملاقات کب ہو سکے گی، مجھے جنت سے اس کی نعمتیں مقصود نہیں، مجھے جنت اس لئے مطلوب ہے کہ اس میں تیرا دیدار ہوگا۔

(بقیہ ص ۴۳ پر ملاحظہ فرمائیے)

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

اطلاعات

نئی آبادی مہر حاکم دین: سیالکوٹ سے شمال کیطرف چھ میل کی مسافت پر نئی آبادی مہر حاکم دین مرحوم میں حسبِ سابق ۶ ر ۷ ر ۸ اپریل بروز جمعرات، جمعہ جناب مہر عبد الحق صاحب خلیفۂ مجاز حضرت امیر الملت اور حضرت سراج الملت قدس سرہما کا سالانہ عرس شریف بڑے خلوص اور محبت سے کرایا گیا۔ اعلیحضرت شمس الملت پیر سید نور حسین شاہ صاحب مدظلہم العالی، اعلیحضرت جوہر الملت پیر سید اختر حسین شاہ صاحب، حضرت مولانا الحاج منذر حسین شاہ صاحب اور حضرت مولانا پیر سید افضل حسین شاہ صاحب تشریف فرما تھے، ۷ ر اپریل رات کو حضرت جوہر الملت اختر حسین شاہ صاحب نے وعظ فرمایا اور جمعہ کی نماز سے پہلے پیر سید افضل حسین شاہ صاحب نے، پھر سلام و قیام کے بعد عرس شریف ختم ہوا۔

کنجاہ شریف: ۸ ر ۹ ر اپریل بروز ہفتہ اتوار کنجاہ شریف ضلع گجرات میں حضرت مولانا الحاج قبلہ ڈاکٹر اللہ دتہ صاحب کنجاہی نقشبندی جماعتی کا سالانہ عرس شریف بڑے تزک و احتشام سے ہوا، اعلیحضرت قبلہ شمس الملت مولانا الحاج پیر سید نور حسین شاہ صاحب مدظلہم، اعلیحضرت مولانا الحاج پیر سید اختر حسین شاہ صاحب و حضرت مولانا صاحبزادہ پیر سید افضل حسین شاہ صاحب تشریف لائے، عقیدتمندوں نے پرتپاک استقبال کیا۔ رات کو پیر سید اختر حسین شاہ صاحب نے رد خوارج پر، اور کتاب "خلافتِ رشید ابنِ رشید" کی تردید کے موضوع پر اڑھائی گھنٹے مدلل وعظ فرمایا، آپ کے براہین و دلائل کے استحکام پر ہر طرف سے نعرہ ہائے تکبیر بلند ہو رہے تھے آپ کے بعد صوفی علی محمد صاحب جالندھری نے نعت شریف پڑھی، پھر حضرت مولانا صاحبزادہ افضل حسین شاہ صاحب نے درود شریف کے فضائل پر ایک گھنٹہ جامع وعظ فرمایا پھر جناب گلفروش صاحب نے ڈاکٹر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی شان میں ایک قصیدہ پیش کیا۔ بعد ازاں اس خاکسار غلام رسول گوہر نے اطاعتِ رسول پر ایک گھنٹہ تک وعظ کیا بعد ازاں جناب مولانا ضیاء اللہ صاحب نعمانی نے بھی ردِ خوارج پر اپنے دلکش انداز میں پرجوش تقریر فرمائی، بعد ازاں سلام و قیام اور دعائے خیر پر جلسہ اختتام پذیر ہوا، صبح قرآن خوانی کے بعد ڈاکٹر اللہ دتہ صاحب کی جامع مسجد (جو زیر تعمیر ہے) کیلئے آپ کے مریدین نے شیخ معز الدین نقشبندی جماعتی کی اپیل سے حسبِ استطاعت چندہ دیا، ایک صاحب جن کا نام غالباً رشید محمد ہے اور وہ ریلوے کے بڑے افسر ہیں انہوں نے نقد پانچ سو روپیہ عطا کیا اور جناب بابا سلطان محمد صاحب جو ڈاکٹر صاحب کے عاشق اور مخلص مرید ہیں انہوں نے بھی پانچ سو روپیہ عطا کیا، اسی طرح دیگر یارانِ طریقت کے چندہ سے کئی سو روپیہ جمع ہوا اور تقریباً گیارہ سو روپیہ کا وعدہ ہوا، یہ سب کچھ ہوا مگر نہ ہوا تو رسالہ انوار الصوفیہ کیلئے کچھ نہ ہوا ورنہ ڈاکٹر صاحب کے مریدین رسالہ کیلئے روح رواں تھے

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

ہر سال تقریباً تین سو یا اس سے زائد روپیہ صرف انہی سے وصول ہوتا تھا اور رسالہ ڈاکٹر صاحب کی روحانی توجہ سے چلتا تھا مگر اب ان دوستوں سے تقریباً آٹھ دس خریدار رہ گئے ہیں، باقی سب حذف ہو گئے۔

ڈاکٹر صاحب کے جانشین اور دیگر خلفاء کے لئے لازم ہے کہ وہ ان دوستوں کو رسالہ کیلئے دوبارہ زندہ کریں ورنہ رسالہ جاری رہنے کی کوئی صورت نہیں، جلد یا بہ دیر یہ بھی ختم ہو جائے گا۔

عرس شریف کا انتظام جناب کیپٹن محمد امین صاحب کے حسن تدبر سے نہایت حسین تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کو صحت عطا فرمائے اور عمر دراز دے۔ بہت کام کے آدمی ہیں۔

فیروز آباد: ۱۰ اپریل اتوار دوپہر کے وقت جناب بابا عزیز دین خان صاحب کے مزار پر حضرت مولانا ضیاء اللہ صاحب نعمانی اور یاران طریقت کی حسن سعی سے عرس شریف ہوا، قرآن خوانی کے بعد نعت خوانی ہوئی اور پھر ڈاکٹر صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مریدین نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا، جناب حافظ محمد ذکریا صاحب ایم۔اے نے اپنے تاثر کا نہایت بلیغ الفاظ میں اظہار کیا جس سے حاضرین بہت مستفیض ہوئے، بعد ازاں جناب سلطان محمد صاحب نے جو ڈاکٹر صاحب کے عاشق ہیں اور خلیفہ بھی ہیں انہوں نے اپنے تاثرات کا جس انداز اور جوش سے بیان فرمایا اس سے میرے جیسے انسان کی آنکھوں میں بھی آنسو آ گئے ورنہ آج تک مجھ کو کسی کے وعظ میں رونا نہیں آیا۔ اگر رلایا تو جناب سلطان محمد صاحب نے رلایا، ٹھیک ہے وہ جو فرما رہے تھے دل کی گہرائیوں سے فرما رہے تھے زبان سے نہیں بلکہ قلب سے بیان فرما رہے تھے، ڈاکٹر اقبال صاحب نے سچ فرمایا ہے ؎

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے
پر نہیں طاقتِ پرواز مگر رکھتی ہے

اس کے بعد حضرت علامہ جوہر الملت نے انہیں کے تاثرات سے متاثر ہو کر ڈاکٹر صاحب علیہ الرحمۃ کے چند کلمات پر روشنی ڈالی اور فرمایا پیر کے اپنے کسی مرید کو خلافت دینے کے یہ معنی نہیں کہ اب وہ پیر ہو گیا ہے بلکہ اس کا معنی یہ ہے کہ وہ مرید سے مرید صادق ہو گیا ہے یہی وجہ ہے کہ پیر نے اس کو خلافت دی ہے، بعد ازاں جلسہ سلام و قیام پر ختم ہوا اور سب یاران طریقت کو کھانا کھلا کر رخصت کیا گیا۔

رباعی

شاہ است حسین بادشاہ است حسین
دین است حسین دیں پناہ است حسین
سر داد نہ داد دست در دست یزید
حقا کہ بنائے لا الٰہ است حسین

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

عبدالرحمٰن خفیف کہتے ہیں کہ میں حج کے ارادہ سے چلا ہوا بغداد پہنچا اور میرے دماغ میں صوفیانہ گھمنڈ تھا یعنی عقیدت کی پختگی، مجاہدہ کی شدت اور اللہ کے ماسوا کو پس پشت ڈال دینا میں نے چالیس دن تک کچھ کھایا نہ پیا اور حضرت جنید بغدادی کی خدمت میں بھی حاضر نہ ہوا، اور میں ہر وقت باوضو رہتا اسی حالت میں بغداد سے بھی چل دیا۔

میں نے جنگل میں ایک کنوئیں پر ایک ہرنی کو پانی پیتے دیکھا، مجھے بھی شدت کی پیاس لگ رہی تھی۔ جب میں کنوئیں کے قریب پہنچا تو وہ ہرنی مجھے دیکھ کر چلی گئی اور کنوئیں کا پانی جو منڈیر پر آ رہا تھا اور ہرنی اس سے پی رہی تھی وہ بھی کنوئیں کے اندر نیچے اتر گیا،

میں آگے چل دیا اور میں نے عرض کیا اے میرے سردار! میری قدر تیرے یہاں اس ہرنی کے برابر بھی نہیں، تو میں نے اپنے پیچھے سے ایک آواز سنی وہ یہ تھی کہ ہم نے تمہارا امتحان کیا تھا تو نے صبر نہ کیا؛ جا کنوئیں پر لوٹ جا اور پانی پی لے، ہرنی بغیر پیالہ اور رسی کے آئی تھی تیرے پاس پیالہ بھی تھا اور رسی بھی تھی۔

میں جب کنوئیں پر لوٹا تو وہ لبریز تھا میں نے اپنا پیالہ بھر لیا، اسی میں سے میں پانی پیتا رہا اور وضو بھی کرتا رہا تھا مگر وہ ختم نہ ہوا یہاں تک کہ میں مدینہ طیبہ پہنچ گیا اس کے بعد حج سے فارغ ہو کر جب میں بغداد پہنچا اور جامع بغداد گیا تو حضرت جنید کی نظر مجھ پر پڑی، فرمانے لگے اگر تو صبر کرتا تو پانی تیرے قدموں کے نیچے سے ابلنے لگتا،

ایک بزرگ فرماتے ہیں وہ جنگل میں جا رہے تھے ان کو ایک فقیر ملے جو ننگے سر ننگے پاؤں جا رہے تھے، دو پرانے کپڑے ان کے پاس تھے، ایک کی لنگی باندھ رکھی تھی اور ایک چادر کی جگہ اوڑھ رکھا، نہ ان کے پاس کوئی کھانے کی چیز نہ پیالہ، میں نے اپنے دل میں کہا کہ اگر ان کے پاس پانی کا برتن اور رسی ہی ہوتی تو بہت اچھا تھا تاکہ جب پانی کی ضرورت ہوتی تو پانی کھینچ کر وضو وغیرہ کر لیتے،

میں ان کے ساتھ ہی لگ لیا، گرمی بڑی سخت پڑ رہی تھی، میں نے اس فقیر سے کہا کہ اے جوان! اگر یہ چادر جو کاندھے پر اوڑھ رہے ہو سر پر ڈال لو تو اچھا ہے۔ دھوپ سے بچاؤ ہو جائے گا!

اس نے کچھ جواب نہ دیا اور خاموش چلتا رہا،

تھوڑی دیر کے بعد میں نے ان سے کہا تم ننگے پاؤں چل رہے ہو، اگر رائے ہو تو میرا جوتا پہن لو تاکہ تھوڑی دیر میں ننگے پاؤں چل لوں اور تھوڑی دیر تم جوتا پہن کر چل لو۔

وہ کہنے لگے تم بڑے فضول گو آدمی ہو تم نے حدیث نہیں پڑھی؟ میں نے کہا پڑھی ہے، کہنے لگے تم نے اس میں حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد نہیں پڑھا "مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُ مَالَا يَعْنِيهِ۔"

"یعنی آدمی کے اسلام کی خوبی میں سے بیکار بات کا چھوڑنا ہے"

یہ کہکر وہ چپ ہو گیا اور ہم چلتے رہے۔ اتنے میں مجھے پیاس لگی اور ہم سمندر کے کنارے پر چل رہے تھے، وہ میری طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا "کیا تمہیں پیاس لگ رہی ہے؟" میں نے کہا نہیں!

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

اس کے بعد ہم آگے چلتے رہے مگر مجھے پیاس کی اتنی شدت ہوئی کہ دم گھٹنے لگا، وہ پھر میری طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا کیا تمہیں پیاس لگ رہی ہے! میں نے کہا ہاں! پیاس تو لگ رہی ہے مگر تم اس وقت کیا کر سکتے ہو!

اس نے میرے ہاتھ سے پیالہ لیا اور دریا میں گھس گیا اور پانی بھر کر مجھے لا کر دیا کہ پی لو! میں نے جو اس کو پیا تو دریائے نیل کے پانی سے زیادہ میٹھا اور زیادہ صاف تھا اور اس میں کچھ گھاس سا بھی تھا،

میں نے اپنے دل میں کہا کہ یہ تو کوئی بڑا ولی اللہ ہے اب تو میں کچھ نہیں کہتا، جب منزل پر پہنچوں گا تو ان سے درخواست کروں گا "کہ مجھے بھی اپنے ساتھ رکھیں،

وہ وہیں کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا کہ تجھے کونسی صورت پسند ہے یا تو تم آگے چلو یا میں آگے چلوں! میں نے اپنے دل میں خیال کیا کہ اگر یہ آگے چل دیا تو کہیں ایسا نہ ہو میں ساتھ نہ لگ سکوں اور یہ مجھ سے فوت ہو جائے اس لئے میں آگے بڑھ جاؤں اور چلتے چلتے کسی جگہ بیٹھ جاؤں گا، جب یہ وہاں پہنچے گا تو اس سے درخواست کروں گا کہ مجھے اپنا رفیق سفر بنا لے۔

مجھے یہ خیال آیا ہی تھا کہ وہ کہنے لگا کہ ابوبکر یا تو تم آگے بڑھ جاؤ اور میں بیٹھ جاتا ہوں یا میں آگے بڑھ جاتا ہوں اور تم یہاں بیٹھ جاؤ! میرا تمہارا ساتھ نہیں ہو سکتا، یہ کہہ کر وہ فوراً چلا گیا۔

میں ایک منزل پر پہنچا وہاں میرا ایک دوست رہتا تھا، ان لوگوں کے یہاں ایک بیمار پڑا رہتا تھا، میں نے اپنا پیالہ ان کو دیا کہ اس میں سے ذرا سا پانی اس بیمار پر چھڑک دو، انہوں نے پانی چھڑکا وہ اللہ کے فضل سے اسی وقت صحت مند ہو گیا، اس کے بعد میں نے ان لوگوں سے اس فقیر کے متعلق دریافت کیا مگر کسی کو اس کا حال معلوم نہ تھا، سب نے یہی کہا کہ ہم نے تو اسے آج تک دیکھا ہی نہیں!

شیخ فتح موصلی کہتے ہیں کہ میں نے جنگل میں ایک نابالغ لڑکا دیکھا کہ وہ پیدل چل رہا ہے اور اس کے ہونٹ حرکت کر رہے ہیں، میں نے اس کو سلام کیا تو اس نے سلام کا جواب دیا، میں نے کہا "صاحبزادہ صاحب! کہاں جا رہے ہو!" اس نے کہا کہ بیت اللہ شریف جا رہا ہوں!" میں نے پوچھا کہ تمہارے ہونٹ حرکت کر رہے تھے، کہنے لگا کہ میں قرآن کریم کی تلاوت کر رہا تھا،

میں نے کہا کہ ابھی تو تم مکلف بھی نہیں ہو، کہنے لگا میں دیکھتا ہوں کہ موت مجھ سے کم عمر والوں کو بھی پکڑ لیتی ہے! میں نے کہا کہ تمہارے قدم چھوٹے ہیں اور راستہ بہت دور ہے! کہنے لگا کہ میرا کام قدم اٹھانا ہے اور اللہ جل مجدہ کا کام منزل مقصود پر پہنچانا ہے! میں نے کہا "کوئی توشہ کوئی سواری! کہنے لگا میرا توشہ میرا یقین ہے اور میری سواری میرے پاؤں ہیں، میں نے کہا میں تو روٹی اور پانی پوچھتا ہوں! کہنے لگا چچا جان اگر کوئی آدمی تمہیں بلائے تو تمہیں یہ زیبا ہے کہ اس کے گھر کھانے کے واسطے اپنا کھانا لے جاؤ! میں نے کہا نہیں! کہنے لگا میرے آقا نے اپنے بندوں کو اپنے گھر بلایا ہے اور زیارت کی اجازت دی ہے، ان لوگوں کے ضعف یقین

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

نے ان کو مجبور کر رکھا ہے کہ اپنے توشے ساتھ لئے جا رہے ہیں ، مجھے تو یہ بات ناپسند ہوئی اور میں نے اس کے احترام کا لحاظ کیا ،

ایسی حالت میں تمہارا کیا خیال ہے ! کہ وہ ضائع کر دے گا ! میں نے کہا ہرگز نہیں ! حاشا وکلاّ ! ایسا نہیں ہو سکتا !

اس کے بعد وہ بچہ مجھ سے غائب ہو گیا ، میں نے پھر اس کو مکہ مکرمہ میں دیکھا ، جب اس کی نگاہ مجھ پر پڑی تو کہنے لگا کہ اے شیخ ! تم اب تک بھی اپنے ضعفِ یقین پر ہو ،

اس کے بعد اس بچہ نے چند شعر پڑھے جن کا ترجمہ یہ ہے :۔

" سارے جہانوں کا مالک میری روزی کا ذمہ دار ہے پھر میں کیوں مخلوق کو اپنی روزی کی تکلیف دوں ، میرے مالک نے جو کچھ میرا نفع اور نقصان ہے میرے پیدا ہونے سے پہلے میرے مقدر میں لکھ دیا ہے ، وہ میری فراخی کی حالت میں بڑی بخشش کرنے والا اور عطا کرنے والا ہے اور میری تنگدستی میں میری نیک بختی میرا ساتھی ہے ، جیسا کہ میرا عاجز اور بے وقوف ہونا میری روزی کو نہیں ہٹا سکتا ، ایسے ہی میری ذہانت میری روزی کو نہیں کھینچ سکتی "

ایک بزرگ کہتے ہیں کہ میں حجاز کے جنگل میں کئی دن تک اس حالت میں رہا کہ کچھ نہ کھایا نہ پیا ، ایک دن میرا دل روٹی اور گرم باقلا (عرب کا مشہور سالن لوبیے کی قسم کا ہوتا ہے) کو چاہا ، میں نے سوچا کہ میں جنگل بیابان میں ہوں اور یہاں سے عراق تک کی مسافت بہت دور ہے ، یہاں گرم گرم باقلا کہاں !

میں اسی سوچ میں تھا کہ ایک بدو آواز لگاتا ہوا ملا وہ کہہ رہا تھا "

لے لو روٹی ۔۔ ۔۔ گرم باقلا !

میں اس کی طرف بڑھا اور پوچھا کہ باقلا گرم ہے ! اس نے کہا ہاں ! اور یہ کہتے ہوئے اپنی لنگی بچھائی ، اس پر روٹی اور گرم گرم باقلا رکھا اور کہا کہ لو کھاؤ !

میں نے کھانا شروع کر دیا خوب کھایا ، اس نے کہا اور کھاؤ تو میں نے پھر کھانا شروع کر دیا ، اس نے پھر کہا اور کھاؤ ، میں نے خوب پیٹ بھر کر کھایا ،

اس نے پھر تقاضا کیا تو میں نے پھر کھانا شروع کر دیا حتیٰ کہ میں خوب سیر ہو گیا ، اب پیٹ خوب بھر چکا تھا ، جب اس نے پھر تقاضا کیا تو میں نے اس نیک سیرت انسان سے دریافت کیا کہ تم کون ہو ! ضرور بتلاؤ ، تمہیں اس ذات کی قسم جس نے تجھے میرے لئے اس جنگل بیابان میں بھیجا ،

جب میں نے اصرار کیا تو اس نے کہا کہ

"میں خضر ہوں!"

اور یہ کہہ کر نظروں سے غائب ہو گیا ،

(روض)

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

مکتوب لیلیٰ از مالیر کوٹلہ

محترمہ لیلیٰ صاحبہ ہماری پیر بہن ہیں اور شاعرہ بھی ہیں ، ان کی لکھی ہوئی نعتیں اور مناقب وقصائد اکثر انوار الصوفیہ کے صفحات میں شائع ہوتے رہتے ہیں ، کچھ عرصہ سے جب ان کا کوئی مکتوب نہ آیا تو دل کو بے حد تشویش ہوئی اور فکر ہوئی آخر آپ نے یاد فرما ہی لیا ، آپ نے ایک نعت بھی اشاعت کے واسطے بھیجی ہے اور اپنا حال بھی لکھا ہے کہ وہ بیمار ہیں اپریشن کرانے والی ہیں ، ان کی علالت سے دل کو بے حد اضطراب ہوا ہے ، دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو شفاء اور صحت کلی عطا کرے اور ان کا اپریشن کامیاب ہو۔

ذیل میں ان کا مکتوب ان کے اپنے الفاظ میں درج ہے ، آپ اپنے پیروں ، پیر بھائیوں اور پیر بہنوں کو سلام عرض کرتی ہیں قارئین سے استدعا ہے کہ ان کے لئے بخلوص قلب صحت کی دعا کریں ۔ گوہرؔ

جناب غلام رسول صاحب مکرم

السلام علیکم ورحمتہ ،

اب میں اپنا حال کچھ تحریر کرتی ہوں ، اپریل کے پہلے عشرہ میں میرا اپریشن ہوگا ، عجب نہیں کہ میرا یہ خط آخری ہو اور سلام بھی آخری ہو ، بھائی صاحب میرے پیٹ میں تقریباً تیس سال سے رسولی ہے جس کو میں نے اپنی نادانی سے پال پال کر اب تمنا بڑا بنالیا ہے کہ اب اس کا نکلنا بھی مشکل نظر آتا ہے ، اپریشن اب تک اس لئے نہ کرایا کہ مرد کریں گے مگر اب جبکہ میں بڑھاپے کی وجہ سے اتنی کمزور ہوگئی ہوں کہ اٹھنا بیٹھنا بھی مشکل ہے ۔ اپریشن کیلئے مجبور ہوں کیا کروں ، اس کے بغیر چارہ نہیں ، اس کی وجہ سے جو تکالیف میں نے برداشت کی ہیں اس کا علم مجھے ہے یا خداوند کریم کو ، اب یہ دل تک پہنچ گئی ہے اور دل کو بری طرح سے دباتی ہے حتیٰ کہ سانس لینا بھی مشکل ہے ، دیکھئے قدرت کیا کرتی ہے ، آپ براہ مہربانی اتنا کرم ضرور فرمادیں کہ میرا آخری سلام حضرت شمس الملت پیر سید نور حسین شاہ صاحب اور معین الملت پیر سید حیدر حسین شاہ صاحب وجوہر الملت پیر سید اختر حسین شاہ صاحب ، میرے مرشد کے سب افراد مرد یا عورت کی خدمت میں پہنچادیں اور میرے سب پیر بھائی اور پیر بہنوں کو میرا سلام پہنچادیں ، میری روح خوش ہوگی ۔

خدا حافظ (راقمہ لیلیٰ)

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

از مولانا نعیم الدین صاحب مرادآبادی علیہ الرحمۃ

منقبت بہ جناب امام عالی مقام

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ

عابد کبریا امام حسین ؎ زاہد بے ریا امام حسین
گل گلزار سید عالم ؎ مہ جبیں خوش لقا امام حسین
حضرت فاطمہ کے نور نظر ؎ دین حق کی ضیا امام حسین
قرۃ العین حضرت حیدر ؎ سید اولیا امام حسین
سبط اکبر کے راحت دل و جاں ؎ قوت مجتبیٰ امام حسین
دین کے پیشوا امام حسین ؎ رہنما مقتدا امام حسین
جملہ اصحاب کے قرار دل ؎ وارث انبیاء امام حسین
جاں نثاران دین کے سرخیل ؎ ہادی و پیشوا امام حسین
وہ شہادت کو ناز ہو جن پر ؎ اہل صبر و رضا امام حسین
صاحب عدل و داد و حلم و کرم ؎ تاج اہل سخا امام حسین
حامی دین ناصر ملت ؎ دین حق پر فدا امام حسین
کربلا کی زمین پہ خون سے لکھا ؎ تم نے نام وفا امام حسین
تم نے دکھلا دیا زمانے کو ؎ نقش صدق و وفا امام حسین
دھوم عالم میں ہے شجاعت کی ؎ کام ایسا کیا امام حسین
کیسے کیسے ستم ہوئے تم پر ؎ عاشق کبریا امام حسین
راہ حق میں کٹایا سب کنبہ ؎ مرحبا مرحبا امام حسین
تین دن تک پیاس میں تڑپا ؎ تیرا سب قافلہ امام حسین
نونہال اپنے تم نے نذر کیے ؎ فخر صبر و رضا امام حسین
فوج ظالم کی رو سیاہ ہوئی ؎ کر گئے ظلم و جفا امام حسین
تیری صولت سے تیرے اعدا میں ؎ تہلکہ پڑ گیا امام حسین

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

تیری تلوار کا جہاں میں ہے ؛ آج تک غلغلہ امام حسین
کاٹے ہر وار میں پرے کے پرے ؛ رو دیے اشقیاء امام حسین
جلوہ افروز کربلا میں ہوئے ؛ سید انبیاء امام حسین
آپ کو دائمی حیات ملی ؛ اے امام ہدیٰ امام حسین
سب جہاں میں تمہارا قبضہ ہوا ؛ فاتح کربلا امام حسین
ساری خلقت میں ہو گئے رسوا ؛ تیرے اعدا شہا امام حسین
سارے عالم کے مومنوں کیلئے ؛ رب سے کیجے دعا امام حسین
آپ سے رکھتے ہیں امید کرم ؛ رنج کے مبتلا امام حسین

اس گنہگار پہ لطف
اے شہ اصفیاء امام حسین

ملفوظاتِ امیرِ ملّت

جملہ یاران طریقت کی خدمت میں گذارش ہے کہ حضرت امیرِ ملت شہنشاہ ولایت مولانا الحاج پیر سید جماعت علی شاہ صاحب علیہ الرحمۃ کے نورانی اقوال ملفوظات امیرِ ملت میں ہی آپ پڑھ سکتے ہیں، ادارہ انوار الصوفیہ نے اس کو بڑی محنت اور عرق ریزی سے طباعت کے جدید تقاضوں کی روشنی میں چھپوایا ہے، عرس شریف کے موقع پر اس کا خریدنا ہر پیر بھائی کا فرض ہے، اس گرانی کے زمانہ میں اس کی اصل قیمت تین روپے رکھی گئی تھی مگر ہم نے اس کی قیمت دو روپے کر دی ہے تاکہ ہر شخص کے لئے اس کا خریدنا آسان ہو جائے۔ یہ کتاب آپ کو حضرت جوہر الملت پیر سید اختر حسین شاہ صاحب کے کمرہ سے اور معین الملت پیر سید حیدر حسین شاہ صاحب کے کمرہ سے دستیاب ہو سکتی ہے۔

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

ماہنامہ انوار الصوفیہ قصور

یہ حقیقت اظہر من الشمس ہے کہ ماہنامہ انوار الصوفیہ ہماری جماعت اور سلسلہ کا واحد ترجمان ہے جس سے شریعت و طریقت کی اشاعت مقصود ہے۔ حضرت قبلۂ عالم امیرِ ملت کا محبوب رسالہ ہے اس کو آپ ہی نے ۱۹۰۴ میں جاری کیا تھا اور آپ نے بارہا فرمایا کہ جس نے فقیر کو راضی کرنا ہے وہ رسالہ انوار الصوفیہ کا خریدار بنے اور اس کو پڑھے، اس کا سالانہ چندہ پانچ روپے ہے جو زیادہ نہیں ہے، اس کی اشاعت یارانِ طریقت کی بے حسی سے نہایت قلیل ہے حالانکہ ہماری جماعت کے لحاظ سے اس کی اشاعت ہزاروں سے بھی متجاوز ہونی چاہیے تھی مگر افسوس کہ یارانِ طریقت تعاون نہیں کرتے، عرس شریف کے موقع پر تمام پیر بھائی اس کی طرف توجہ مبذول کریں، جو احباب عرس شریف کا چندہ ماہ مئی میں دیا کرتے ہیں وہ سالانہ چندہ مبلغ ۵ روپے ساتھ لائیں۔

مراد آباد

۲۶ ذی قعدہ المبارکہ مطابق ۸ مارچ بروز بدھ ۱۹۶۷ء حضرت امیرِ ملت مولانا الحاج پیر سید حافظ جماعت علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا سالانہ عرس شریف، حضرت مولانا الحاج پیر محمد طاہر صاحب کے مکان پر بڑے تزک و احتشام اور دھوم دھام سے ہوا، آپ کے تربیت یافتہ اور عقیدتمند اور جماعتی یارانِ طریقت نے اطراف و اکناف سے کثیر تعداد میں شرفِ شمولیت حاصل کیا، مولانا پیر محمد طاہر صاحب کے زیرِ اہتمام اور صدارت میں محفلِ میلاد منعقد ہوئی، قرآن خوانی کے بعد نعت خوانوں نے نعتیں پڑھ کر سنائیں اور علماء کرام اور واعظین حضرات نے حاضرین کو اپنے مواعظِ حسنہ سے مسرور فرمایا، آخیر میں حضرت مولانا پیر محمد طاہر صاحب نے دعاءِ خیر کی اور جلسہ برخاست ہوا۔

- - - - - - - - - - - - -

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

سالانہ عرسِ شریف امیرِ ملت رامپور میں

۲۷ ذی قعدہ کا مبارک دن عرصہ سے یارانِ طریقت رام پور کیلئے روحانی تازگی اور حصولِ فیض کا ذریعہ رہا ہے اور بیرونی یاروں کی شرکت انتہائی فیض گستر رہی ہے اور یہ اس لئے کہ یہ دن حضور قبلۂ عالم امیرِ ملت پیر سید **جماعت علی** شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے عرس سے وابستہ ہے اور کرم بے پایان حضرت سے اجتماعی حیثیت سے مستفیض ہونے کا سبب ،

اسی یادگار کو منانے کے لئے ۱۰ر مارچ ۱۹۶۴ء بروز جمعہ صبح ہی سے یارانِ طریقت حضرت مولانا **محمد ضیاء الدین** صاحب خلیفۂ مجاز مدظلہ العالی کے دولت کدہ پر رونق افروز ہو گئے جمعہ کی نماز ادا کی پھر سب نے مل کر ختمِ خواجگان پڑھا، حلقہ ہوا ، کچھ دیر نعت و منقبت کا سلسلہ جاری رہا اور بعد میں ہدیۂ صلوٰۃ وسلام بہ بارگاہِ سرورِ کونین حضور رحمۃ للعالمین صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیش کیا ، بہت سی دعائیں مانگی گئیں ،

عصر کی نماز کے بعد مسجد میں ختمِ کلام پاک اور زنانہ میں ختمِ خواجگان اور حلقہ کی تکمیل تمہ و کعبہ حضرت الحاج محمد طاہر صاحب دامت برکاتہم العالیہ خلیفۂ مجاز سرکارِ علی پوری نے فرمائی جو تقریباً ۱۲ بجے دن مہمانوں کے ہمراہ مرادآباد سے تشریف لائے تھے ، مغرب کے بعد فاتحہ ہوئی اور حاضرین کو کھانا کھلایا گیا ۔

بعد نمازِ عشاء مسجد چرخ والی میں وعظ کا انتظام تھا جس کے لئے پیشتر ہی چند پیر بھائیوں نے مسجد کو سبز پتیوں اور قمقموں سے بہت اچھی طرح سجایا تھا ۔ تقریباً ۱۱ بجے رات تک تلاوتِ کلام پاک ، نعت و منقبت و وعظ اور صلوٰۃ وسلام کا سلسلہ جاری رہا ۔ سامعین کی بہت بڑی تعداد نے جن میں پیر بھائی اور عقیدتمند شامل تھے شرکت کی ۔

اس کے بعد "**قل**" کی رسم ادا کی گئی اور حاضرین کی خدمت میں تبرک پیش کیا گیا ، یوں یہ مبارک ساعتیں دلوں کو منور کرتی رہیں اور حضور قبلۂ عالم نور اللہ مرقدہ کی حیاتِ طیبہ اور مواعظِ حسنہ کا نقش دلوں میں ثبت کر کے رخصت ہوئیں ، کاش ! ایسے شب و روز ہر روز ہوں ۔

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k